ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL (JALT)
Vol.7.No.4 2024

پاک فوج میں اُردو طنز و مزاح

THE LITERARY SERVICES OF PAKISTAN ARMY FOR URDU HUMOUR AND SATIRE

ڈاکٹر محمد شفیق

پاکستان رینجرز (پنجاب)

محمد نعیم خاں

پی ایچ۔ڈی اسکالر

دی امپیریل کالج آف بزنس سٹڈیز، لاہور

Abstract:

The writers of the Pakistan Army have rendered invaluable services in the promotion of Urdu language & Literature and have shown their creative essence in all genres of Literature. Very few of us are aware of the literary services of the Pakistan Army. If we look at the total limmas of satire and humor in Urdu literature, it is a pleasant surprise that our best humorists belong to the Great Pakistan Army. First of all, we should remove the misconception that satire and humor are not genres of literature, but rather a style of literature. The biggest argument for this is that the style of satire and humor has been used in all the prevalent genres of poetry and prose of Urdu literature. The tradition of satire and humor in the Army is very old and very glorious. Along with performing their duties, the Young Writers of the Pakistan Army also create humorous literature with great skill to reduce mental stress. Army humorists have a unique identity in the history of Urdu humor thanks to their wit and themes. The basic nurseries of Urdu satire and humor in the Pakistan Army are the magazines and journals published by various military institutions and training Centers. "Hilal" , "Huma" , "Rasd O Tarseal" , "Qayadat" , "Alamgirian" , "Mashal" "Nishan A Manzil" , "Al Jihad" , "Shah Sawar" and "Pakistan Army General" are prominent among these magazines and journals. The leading Urdu humorists started their pen work from these journals. The intellectual themes present in the brilliant creations of these humorists are the reason for the development of human emotions and the promotion of aesthetics. The writings of military humorists, in addition to fully reflecting social life, expose many human behaviors and provoke thought on society, which is highly commendable. The literary history of Urdu is a witness that many talented poets and writers of the Pakistan Army could not join the mainstream of literature only because they belonged to the Defance Services of Pakistan. If creators like "General Khalid Mahmood Arif" , "Brigadier Safdar" , "Subedar Rahim Gul" , "Subedar Ghulam Ali Bulbul" and "Havaldar Afzal Gohar" had become part of the mainstream, they would certainly have achieved their rightful place in the evolution of Urdu literature. It is a pity that his creative literature reached the level of authorship but it was seen as the literature of a specific class. The same is also associated with dozens of creative humorists of the Pakistan Army. The poetry of Subedar Ghulam Ali Bulbul is in no way less than the poetry of Syed Zameer Jafri, but few readers of literature are even familiar with his name. The creativity of military writers like "Brigadier S S Hadi", "Colonel Fazal Akbar Kamal" , "Major Tariq Toor" and "Subedar Afzal Tahseen" , like the aesthetic writing of "Subedar Ghulam Ali Bulbul", is also hidden from the eyes of ordinary readers of literature. These are all names that, if made part of the mainstream, would add dozens of quality additions to the evolutionary tradition of Urdu literature. The article under review will examine the tradition of Urdu satire and humor in the Pakistan Army.

کلیدی الفاظ :

دفاعِ وطن، پاک فوج، عسکری رسائل و جرائد، اُردو طنز و ظرافت، فوجی مزاح نگار، رنگا رنگ شگفتہ موضوعات

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

بنیادی طور پر مزاح نگاری کوئی مخصوص صنفِ ادب نہیں بلکہ طرزِ تحریر اور اسلوبِ بیان کا نام ہے۔ مزاح نظم میں ہو یا نثر میں، اپنے طرزِ بیان اور اسلوبِ نگارش کی بدولت اپنی الگ شناخت قائم کرنے اور اسے برقرار رکھنے میں کامیاب رہا ہے۔ مزاح اپنے مزاج میں گدگدی اور طنز چٹکی کی حیثیت رکھتا ہے اور دونوں اپنے اندر لطف و انبساط کا بے بہا سامان رکھتے ہیں۔

طنزیہ و مزاحیہ ادب تخلیق کرنے والوں میں پاک فوج کے قلم کاروں کا شمار صفِ اوّل کے مزاح نگاروں میں شمار کیا جاتا ہے۔ فوجی اداروں میں مزاح نگاری کی روایت انتہائی قدیم، مربوط و مضبوط اور توانا ہے۔ پاک فوج کے شگفتہ نگاروں کا تذکرہ شامل کیے بغیر اُردو مزاح نگاری کی روایت مکمل نہیں ہو سکتی۔ پاک فوج میں اُردو طنز و مزاح کی بنیادی نرسریاں فوجی اداروں سے معرضِ اشاعت میں آنے والے رسائل و جرائد ہیں۔ ان فوجی جرائد میں "آرڈیننس"، "الجہاد"، "ایمکول"، "اقرا"، "بالا حصار"، "پاکستان آرمی جنرل"، "عالمگیرین"، "مشعل"، "نوید شفا"، "ھما" اور "ھلال" نمایاں ہیں۔ اُردو کے صف اول کے مزاح نگاروں نے قلم کاری کا آغاز انہی رسائل و جرائد سے کیا۔

اس ضمن میں محمد شفیق کا کہنا ہے :

" پاک فوج کے صف اول کے شگفتہ نگاروں نے قلمی مشقت کا آغاز فوجی جرائد سے کیا ہے۔ بریگیڈیئر صدیق سالک، بریگیڈیئر ایس ایس ہادی، کرنل محمد خان، کرنل اشفاق حسین، کرنل ضیاء شہزاد، لیفٹیننٹ کرنل مسعود احمد، میجر سید ضمیر جعفری، صوبے دار رحیم گل، صوبے دار افضل تحسین اور حوالدار افضل گوہر جیسے نامی گرامی ادبا و شعرا کا تعارف یہی بھولے بسرے رسائل و جرائد ہیں۔"(۱)

عسکری مزاح نگاروں نے اس تاثر کو غلط ثابت کیا کہ فوجی تو صرف توپ و تفنگ کے زور پر علاقے فتح کرنے کے عادی ہوتے ہیں اور وہ دلوں کو گرویدہ کرنے کے فن سے آشنا نہیں ہوتے۔ ان مزاح نگاروں نے اپنے اسلوبِ بیان کو شگفتہ بنانے کے لیے ہر وہ حربہ اختیار کیا جو ایک شگفتہ نگار ادیب کو قدرت کی طرف سے بہ طورِ عطیہ نصیب ہوتا ہے۔ مزاح نگاری کے مختلف حربوں کو آزماتے ہوئے اُنہوں نے الفاظ و تراکیب کی ایسی گل پاشیاں اور گل فشانیاں کی ہیں کہ ان کے دلکش اسلوب پہ بالآخر ایمان لانا پڑتا ہے۔ اُردو ادب کے پہلے باقاعدہ مزاح نگار رشید احمد صدیقی اعتراف کرتے ہیں :

" طنز و مزاح کے میدان میں عساکرِ پاکستان کا کردار نسبتاً اعلیٰ ادب کی تخلیق کی بنیاد فراہم کرتا ہے۔'' (۲)

جملہ سازی بلاشبہ بڑا فن ہے۔ خوبصورت اور مسکراہٹوں سے لبریز جملہ تھکان دور کرنے میں کارگر ثابت ہوتا ہے۔ عساکر مزاح نگار اس فن میں بڑی مہارت تامہ رکھتے ہیں۔ صف اول کے چند مزاح نگاروں کے شگفتہ جملے پیش خدمت ہیں :

جنرل شفیق الرحمن اپنی کتاب "حماقتیں" میں لکھتے ہیں :

"فوجی بوٹ صرف چلنے کے لیے نہیں ہوتے، بلکہ کبھی کبھار یہ افسران کے جزبات کا اظہار بھی کرتے ہیں۔"(۳)

بریگیڈیئر صدیق سالک اپنی کتاب "سیلوٹ" میں تحریر کرتے ہیں :

" ہمارے پڑوس میں ان دنوں ایک نک چڑھی ڈاکٹر رہتی تھی جو مجھ سے سنیئر اور میری بیوی سے زیادہ خوبصورت ہونے کی وجہ سے خاصی اکڑی رہتی تھی۔"(۴)

کرنل محمد خان کا اندازِ تحریر ملاحظہ فرمائیں :

" اُدھر ہاتھوں سے کھانا کھانا خلافِ شان تھا لیکن برضا رغبت فاقہ کرنا بھی ناممکن تھا۔ لہذا جس طرح بولتے بولتے انگریزی جواب دے جائے تو اُردو پر ہاتھ یا زبان صاف کر لی جاتی ہے اسی طرح جہاں انگریزی چھری کانٹے سے کام نہ چلتا ہم آنکھ بچا کر انگلیوں سے ہی بوٹی اچک لیتے گویا انگریزی کھانا اُردو میں کھاتے "(۵)

فوجی مزاح نگاروں نے جہاں سرحدوں کی نگہبانی کا فریضہ کماحقہ نبھایا وہیں ادب کے میدان میں فتوحات کے ناقابل فراموش جھنڈے گاڑے۔ یہی وہ لوگ ہیں جنھوں نے بیرکوں میں تخلیقیت کے جوہر دکھاتے ہوئے شعر و سخن میں سدا بہار پھول کھلائے ہیں۔ سرحدوں پر اگلے محاذوں پر رہتے ہوئے شعر و ادب تخلیق کرتے رہے اور پھر ان مشکل ارضی حالات کے باوجود ان کی تخلیقات میں پائی جانے والی فنی خصوصیات اس عمل کا ثبوت ہیں کہ یہ لوگ صرف گولہ بارود سے کھیلنا نہیں جانتے تھے بلکہ ان کو اظہار پر بھی مکمل قدرت تھی۔ عسکری مزاح نگاروں کی شعری نگارشات نے اُردو شاعری کو بہت سے ایسے موضوعات دیے جو ہمارے خالص عوامی شعراء کے ہاں نہیں دیکھے جاتے۔ اسی طرح پاک فوج کے نثری مزاح نگاروں کی تحریروں میں بہت سے ایسے موضوعات دیکھنے کو ملتے ہیں جن پر خالصتاً عوامی ادبی حلقوں سے تعلق رکھنے والے قلم کاروں نے کبھی قلم نہیں

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

اٹھایا۔ اس کا اہم ترین سبب محافظینِ ارض پاک کے وہ خصوصی حالات، چیلنجز، اہداف اور تناظرات ہیں جن سے بالعموم عوامی سطح کے ادبا کو سابقہ نہیں پڑتا۔ چناں چہ اپنے اختصاصی حالات کے باعث فوجی ادیب اُردو زبان وادب میں وسعت کا باعث بن رہے ہیں۔

حسن اختر کیانی اپنی کتاب "ایک شاعر، ایک ادیب" میں لکھتے ہیں :

" پاکستانی مسلح افواج میں ظرافت و شگفتگی اور طنز ومزاح کے جو چند غنچے چٹخے، اُنہوں نے صحرائے سخن میں گل و گلزار کے امکانات پیدا کر دیے۔"(۶)

زیرِ نظر مضمون ذیل حصوں پر مشتمل ہو گا :

۱ -منتخب مزاح نگاروں کی سوانح اور ادبی خدمات کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ۔

۲ -شگفتہ نثر نگاروں کی تخلیقات کا موضوعاتی مطالعہ۔

۳ -مزاحیہ شعراء کی شعری نگارشات کا موضوعاتی مطالعہ۔

۴ -عسکری مزاح نگاروں کی شگفتہ تحریروں میں فکری اطوار۔

اس مضمون میں پاک فوج میں اُردو طنز ومزاح کے ارتقاء میں فوجی شگفتہ نگاروں کی مزاح نگاری کا جائزہ لیا گیا ہے جنھوں نے اپنے مخصوص انداز میں اُردو کے ادبی سرمائے کو وسعت دی۔ یوں تو سینکڑوں مزاح نگار اس انتخاب میں شامل کیے جانے کے لائق ہیں تاہم طوالت کے خوف سے مختصر انتخاب کیا گیا ہے جس سے پاک فوج میں مزاح نگاری کی روایت کو سامنے لانے کی کوشش کی جائے گی۔

منتخب مزاح نگاروں کی سوانح اور ادبی خدمات:

1 -جنرل شفیق الرحمن

اُردو ادب کے ممتاز مزاح نگار میجر جنرل شفیق الرحمن کی تاریخ پیدائش کے متعلق کرنل خالد مصطفیٰ تحریر کرتے ہیں:

" آپ ۹ نومبر ۱۹۲۰ کو کلانور ضلع روہتک (ہندوستان میں پیدا ہوئے۔"(۷)

آباؤ اجداد جنوبی ہندوستان سے ہجرت کر کے ریاست بہاولپور میں آبسے۔ والد کا نام راؤ عبد الرحمن تھا۔ دو بھائی راؤ حفیظ الرحمن اور راؤ عقیل الرحمن جب کہ ایک بہن جمیلہ بیگم تھیں۔ پرائمری سطح تک کی تعلیم سینٹرل مسلم راجپوت ہائی اسکول کلانور سے حاصل کی۔ چھٹی اور ساتویں کلاس میں صادق پبلک ہائی اسکول بہاولپور میں زیرِ تعلیم رہے۔ میٹرک سٹیٹ ہائی اسکول بہاولنگر سے کی۔ گورنمنٹ کالج روہتک سے ایف ایس سی کرنے کے بعد کنگ ایڈورڈ کالج لاہور سے امتیازی نمبروں کے ساتھ ایم بی بی ایس مکمل کی۔ ایک سال کی ہاؤس جاب کے بعد ۱۹۴۲ میں برطانوی فوج میں شمولیت اختیار کر لی۔ قیامِ پاکستان پر پاک فوج کا حصہ بنے۔ ۱۹۵۲ میں ایڈن برگ اسکاٹ لینڈ سے علمِ طب میں پوسٹ گریجوایشن کی۔ قرۃ العین حیدر شفیق الرحمن سے شادی کی خواہش مند تھیں لیکن یہ دونوں رشتہ ازدواج میں منسلک نہ ہو سکے۔ شفیق الرحمن کی شادی ۱۹۵۷ میں سینتیس برس کی عمر میں اس وقت ہوئی جب وہ لیفٹیننٹ کرنل تھے۔ ان کے باراتیوں میں جنرل ایوب، جنرل واجد علی برکی اور سید ضمیر جعفری تھے۔ ۱۹۶۵ کی جنگ چونڈہ کے محاذ پر لڑی۔ اُردو کے صف اول کے مزاح نگار مشتاق احمد یوسفی نے جنرل شفیق الرحمن سے متاثر ہو کر مزاح تخلیق کرنا شروع کیا۔ فریحہ نگہت کی تحقیق کے مطابق :

" ان کے ایک افسانے "چاکلیٹ" کے بارے میں جو "خیام" میں ۱۹۳۷ یا ۱۹۳۸ میں شائع ہوا تھا اور بقول شفیق الرحمن معروف مزاح نگار مشتاق احمد یوسفی نے کہا تھا کہ اس افسانے کو پڑھ کر اُنہوں نے مزاح نگار بننے کا فیصلہ کیا تھا۔"(۸)

شفیق الرحمن ستمبر ۱۹۷۹ میں فوج سے سبکدوش ہو گے۔ پاک فوج میں نئے لکھنے والوں کی حوصلہ آفزائی کرتے رہے۔ مختلف عسکری رسائل و جرائد کو رشحات فکر سے نوازتے رہے۔ ۱۲ دسمبر ۱۹۸۰ سے ۹ دسمبر ۱۹۸۶ تک اکادمی ادبیات اسلام آباد کے چیئر مین رہے۔ میجر سید ضمیر جعفری، کرنل محمد خان اور مشتاق احمد یوسفی قریبی دوستوں میں سے تھے۔ ۱۹ مارچ ۲۰۰۱ کو راولپنڈی میں وفات پائی۔

ادبی تصانیف:

شفیق الرحمن کی ادبی تصانیف کی تعداد ۱۱ ہے۔

۱ -کرنیں۔

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

۲ -شگوفے۔

۳ -لہریں۔

۴ -مدوجزر۔

۵ -پرواز۔

۶ -حماقتیں۔

۷ -پچھتاوے۔

۸ -مذید حماقتیں۔

۹ -انسانی تماشا۔

۱۰ -دجلہ۔

۱۱ -دریچے۔

شفیق الرحمن شگفتہ اسلوب کی بدولت قارئینِ ادب میں خاصے مقبول ہیں اور ان کا نام اُردو طنزو ظرافت کی روایت میں احترام سے لیا جاتا ہے۔ جنرل صاحب کی شوخ افسانوی تحریروں میں جہاں زندگی کی تابناکی ہے وہیں لطافت کا دریا بھی موجزن ہے۔ ان کا تمام تر ادبی سرمایہ تحریر نثری اصناف اور طنزیہ و مزاحیہ اسلوب پر مشتمل ہے۔ بریگیڈیئر عنایت الرحمن صدیقی فرماتے ہیں:

" شفیق طبع زاد کہانیوں اور مضامین کے بادشاہ ہیں۔ وہ باقاعدگی، تسلسل اور مستقل مزاجی کے ساتھ ادب کی ایک ہی صنف (نثری طنزو مزاح) میں طبع آزمائی کر رہے ہیں۔ حد یہ ہے کہ ایک ہی مضمون، ایک ہی کیفیت کا جتنی بار بھی بیان کریں گے ہر بار اس میں نیاپن اور نئی لطافت ہو گی۔"(۹)

2 -بریگیڈیئر صدیق سالک

صدیق سالک ۶ ستمبر ۱۹۳۵ کو موضع منگلیہ ضلع گجرات (موجودہ صوبہ پنجاب پاکستان) میں پیدا ہوئے۔ والد کا نام رحمت خان اور والدہ کا نام عالم بی بی تھا۔ تین سال کی عمر میں ہی والد کے سایہ عاطفت سے محروم ہو گئے۔ بچپن انتہائی کسمپرسی میں گزارا۔ تین بہنوں کے اکلوتے بھائی تھے۔ والدہ نے محنت کر کے بچوں کی کفالت کی اور انہیں زیورِ تعلیم سے آراستہ کیا۔ اس ضمن میں صدیق سالک یاد کرتے ہیں کہ:

"کہنے کو والد صاحب کے پاس بہت تھوڑی زمین تھی اور وہ چودھری بھی کہلاتے تھے مگر یہ زمین بارانی تھی اگر بروقت بارش ہو گئی تو سبحان اللہ ورنہ نوبت فاقہ کشی تک بھی پہنچ جاتی تھی۔ ہمارا گھرانہ متوسط سے بھی کچھ نیچا ہی گھرانہ تھا۔ لہذا بچپن ہی سے لاشعور میں اپنے علاقے اور اپنی غربت کے علاوہ تعلیمی پسماندگی کا شدید احساس رہا۔"(۱۰)

صدیق سالک نے جس معاشرے میں آنکھ کھولی اس میں تعلیم حاصل کرنے کی سہولیات نسبتاً کم تھیں۔ نزدیک ترین تعلیمی درس گاہ کم و بیش دو میل کی مسافت پر تھی لیکن انہیں تعلیم حاصل کرنے کا بے حد شوق تھا۔

چناں چہ تحریر کرتے ہیں کہ :

" ایک مرتبہ شدید بارش ہوئی طوفانی جھکڑ چلے اور میں اِس بادو باراں میں گم ہو گیا۔ ہمارے گھر کے علاوہ پاس پڑوس میں بھی شور مچ گیا کہ بچہ گم ہو گیا ہے خوب ڈھونڈ پڑی بالاخر ہم گاؤں سے دو میل دور پرائمری سکول میں گئے۔ یہ ایک اتفاق تھا جو بعد میں عادت بن گئی جب موقع ملتا میں بھاگ کر سکول چلا جاتا مجھے پڑھتے ہوئے بچے اچھے لگتے تھے۔ میرے شوق اور لگن کو دیکھ کر گھر والوں نے سرکنڈے کی قلم اور لکڑی کی تختی لے کر سکول میں داخل کرا یا گیا۔ بچے پڑھائی کے ڈر سے سکول سے بھاگ جاتے تھے جبکہ میں پڑھنے کے شوق میں گھر سے بھاگتا۔"(۱۱)

پرائمری سطح کی تعلیم اسلامیہ پرائمری اسکول ملکہ سے حاصل کی۔ ۱۹۴۹ میں مڈل اسکول ٹھوٹھہ رائے بہادر سے مڈل کا امتحان پاس کیا۔ حالات ایسے تھے کہ باقاعدہ طور پر تعلیمی سلسلہ جاری نہ رہ سکا۔ ۱۹۵۱ میں بطورِ پرائیویٹ امیدوار میٹرک کا امتحان دیا اور پنجاب بھر کے پرائیویٹ امیدواروں میں سے پہلی پوزیشن حاصل کی۔ ۱۹۵۳ میں زمیندار کالج گجرات سے ایف کرنے کے فوراً بعد ڈی بی ہائی اسکول کنگرالی گجرات میں تدریسی فرائض انجام دینے کے بعد ۱۹۵۵ سے ۱۹۵۹ تک اسلامیہ کالج لاہور سے بی اے اور ایم اے

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

انگریزی کی ڈگریاں حاصل کیں۔اس کے بعد ۱۹۶۳ میں پنجاب یونیورسٹی لاہور سے بین الاقوامی تعلقاتِ عامہ میں ڈپلومہ حاصل کیا۔۱۶ اکتوبر ۱۹۶۳ کو اپنی خالہ زاد زرینہ کے ساتھ رشتہ ازدواج میں منسلک ہو گئے۔ تین بیٹیاں صحیفہ سالک، صائمہ سالک اور آئینہ سالک ہیں اور ایک بیٹا جس کا نام سرمد سالک ہے۔۶ ستمبر ۱۹۶۴ کو فوج کے شعبہ تعلقاتِ عامہ میں بطورِ کپتان کمیشن حاصل کیا۔۱۹۷۰ میں میجر بنا کر مشرقی پاکستان بھجوا دیے گئے۔۱۶ دسمبر ۱۹۷۱ سے ۳۰ ستمبر ۱۹۷۳ تک بھارتی قید میں رہے۔ان قیدیوں کو بنگلہ دیش سے بھارت کے مختلف مقامات پر قید و بند کی صعوبتوں سے گزرنا پڑا۔ صدیق سالک نے اسیری کے شب و روز کی داستان کو "ہمہ یاراں دوزخ" میں بیان کیا ہے۔۱۹۷۷ میں لیفٹیننٹ کرنل کے عہدے پر ترقیاب ہوئے۔مارشل لاء کے نفاذ کے بعد جنرل ضیاء الحق کے پریس سیکرٹری اور تقریر نویس کی حیثیت سے کام کیا۔یکم جولائی ۱۹۸۵ کو بریگیڈیئر کے رینک پر ترقی دے کر فوج کے شعبہ تعلقات عامہ کے ڈائریکٹر جنرل بنا دیے گئے۔۱۷ اگست ۱۹۸۸ کو ضیاء الحق کے ساتھ جامِ شہادت نوش کیا۔

زمانہ طالب علمی میں اسلامیہ کالج لاہور کے انگریزی جنرل "کریسنٹ" اور "فاران" کے مدیر رہے۔پروفیسر حمید احمد خان کی تحریک پر اُردو میں قلم کاری کا آغاز کیا۔فوج میں آنے کے بعد مزاحیہ ادب تخلیق کرنا شروع کیا۔

شگفتہ اسلوب میں تصانیف:

۱ -ہمہ یاراں دوزخ۔

۲ -میں نے ڈھاکہ ڈوبتے دیکھا۔

۳ -تادمِ تحریر۔

۴ -ایمر جنسی.

۵ -سیلوٹ۔

سیلوٹ کا مسودہ سالک اپنی زندگی میں ترتیب دے چکے تھے۔اس کتاب کو مکتبہ سرمد راولپنڈی نے ان کی شہادت کے ۱۴ ماہ بعد اکتوبر ۱۹۸۹ میں شائع کیا۔پر یشر ککر سنجیدہ اسلوب میں تحریر کی گئی ہے۔

صدیق سالک نے ایک انگریزی تصنیف بعنوان "State and Politics" کا مسودہ اپنی زندگی میں مکمل کر لیا تھا مگر تحتِ ضابطہ اس کی اشاعت کی اجازت نہیں ملی۔اس محفوظ مسودے کو زاہد پرنٹرز پریس نے پہلی مرتبہ ۱۹۹۷ میں شائع کیا۔اس میں قیام پاکستان سے لے کر ۱۹۷۷ تک کے واقعات کو تجزیاتی طور پر پیش کیا گیا ہے۔

طنزیہ و مزاحیہ تخلیقات سے صدیق سالک نے اپنی مسکراہٹوں سے میلے سجائے۔ان کی شہادت سے ادبی قارئین ایک صاحبِ طرز ادیب سے محروم ہو گئے۔ڈاکٹر جمیل جالبی نے ان الفاظ میں سالک کو خراجِ عقیدت پیش کیا:

" مرحوم صدیق سالک ایک اچھے انسان اور ایک اچھے ادیب تھے۔ان کی قلم میں شگفتگی اور روانی ایسی تھی کہ بہت کم تحریروں میں نظر آتی تھی۔ان کی وفات سے ادبی حلقوں میں جو خلا پیدا ہوا ہے وہ مشکل سے پر ہو گا۔" (۱۲)

سالک کی ادبی تخلیقات کے موضوعات سیاسی، سماجی اور عسکری تھے۔اُنہوں نے طنز و مزاح کے پردے میں وہ سب کچھ کہہ دیا جو اُنہوں نے محسوس کیا اور وہ کہنا چاہتے تھے۔

3 -بریگیڈیئر ایس۔ایس۔ہادی

بہادر پاک فوج کے جانثاروں نے وطنِ عزیز کی جغرافیائی سرحدوں کی نگہبانی کے ساتھ ساتھ اپنی منفرد نگارشات سے اُردو ادب میں بھی گراں مایہ اضافے کیے ہیں۔انہی جری اہلِ قلم میں بریگیڈیئر ایس ایس ہادی کا نام منفرد اور ممتاز اہمیت کا حامل ہے۔اُن کے والدِ محترم سید نور الہادی انکم ٹیکس میں خدمات انجام دے رہے تھے۔

فریحہ نگہت اپنے مقالے میں یوں لکھتی ہیں :

" بریگیڈیئر ایس ایس ہادی کا پورا نام سید سعد الہادی ہے وہ عسکری مزاح نگار شعرا میں ایک منفرد اور ممتاز مقام رکھتے ہیں وہ ۲۱ جولائی ۱۹۴۳ کو پشاور میں ایک متوسط مذہبی گھرانے میں پیدا ہوئے۔"(۱۳)

بریگیڈیئر ایس ایس ہادی کے پانچ بھائی اور تین بہنیں تھیں۔ان کا گھرانہ تعلیم یافتہ جب کہ گھر کا ماحول نہایت سادہ تھا۔ہادی نے ابتدائی تعلیم گورنمنٹ ہائی سکول نمبر 1 پشاور سے حاصل کی۔۱۹۶۰ میں میٹرک پاس کیا۔اس کے بعد اسلامیہ کالج پشاور میں داخلہ لے لیا۔

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

کیپٹن شاکر کنڈان فرماتے ہیں :

"کالج کے زمانے میں ہادی کو فراز جیسے اساتذہ ملے جو اُردو میگزین "خیبر" کے سرپرست اعلیٰ تھے۔ وہاں ان کی شخصیت نے کافی رنگا رنگی دیکھی اور ہادی کی شاعرانہ اور ادبی طبعیت کو جلا ملا۔"(۱۴)

بریگیڈیئر ہادی دورانِ تعلیم غیر نصابی سرگرمیوں میں بھی پیش پیش رہے۔ کھیل کے میدانوں میں بھی اُنہوں نے اپنے جوہر دکھائے کالج اور شہر میں ہونے والے مشاعروں میں بھی اپنا کلام سناتے تھے۔ ۱۹۶۲ میں اُنہوں نے پہلی مرتبہ کلامِ تغزل پیش کر کے خوب داد سمیٹی۔

سنجیدہ غزل کے چند اشعار ملاحظہ فرمائیں :

" کاش میں یار کے اُلجھے ہوئے گیسو ہوتا
یا کسی زلف کی مہکی ہوئی خوشبو ہوتا
ہوتا رخسارِ گل تر پہ مچلتا شبنم
یا کسی آنکھ سے گرتا ہوا آنسو ہوتا
یا توخانے کی چھن چھن میں ہی گھل مل جاتا
یا میں ساقی کی نگاہوں کا ترازو ہوتا"(۱۵)

ہادی نے ایف اے کرنے کے بعد قائدِ اعظم کالج آف کامرس میں داخلہ لیا۔ ۱۹۶۵ میں اُنہوں نے تین سال کا تعلیمی کورس مکمل کیا اور بی کام آنرز میں یونیورسٹی میں دوسری پوزیشن حاصل کی اس کے بعد بریگیڈیئر ہادی نے کراچی کے ایک کالج میں ایم بی اے میں داخلہ لیا۔ اسی اثناء میں ۱۹۶۵ کی پاک بھارت جنگ چھڑ گئی۔ تو ہادی نے فوج میں جانے کا ارادہ کیا۔ ۱۹۶۶ کو پاک فوج کے لیے افسر منتخب ہو گے۔ پی ایم اے کاکول سے فوجی تربیت مکمل کرنے کے بعد پہلی تعیناتی مشرقی پاکستان کی دور دراز چھاؤنی جیسور میں ہو گئی۔ ۱۹۷۱ کی جنگ میں باقاعدہ حصہ لیا۔ عمر کوٹ، چھور اور مونا باؤ سیکٹر میں دشمن کے سامنے سیسہ پلائی دیوار بنے رہے۔ فوج میں رہتے ہوئے اُنہوں نے مختلف فوجی اپوائنٹمنٹ پر فرض نبھاتے رہے اور اپنے نمبر پر ترقی کی منازل طے کرتے ہوئے ۱۹۹۲ میں بریگیڈیئر بنے۔ ۱۹۷۱ میں ان کی شادی اپنی خالہ زاد نسیم اختر سے ہوئی۔ ان کا بیٹا نعمان بھی پاک فوج میں افسر ہے۔ ایک بیٹی مہوش ہے۔ وہ بہت اچھے افسر، بہترین کمپیئر اور خوبصورت لب و لہجے کے مزاحیہ شاعر ہیں۔ ریڈیو پاکستان میں کبھی کبھی فوجی مزاحیہ نظمیں سنایا کرتے تھے۔ شکار کے شوقین اور موسیقی کے دلدادہ ہیں۔ کھیلوں میں انہیں فٹ بال پسند تھا اور وہ فٹ بال کے اچھے کھلاڑی تھے۔ ان کا مزاحیہ کلام "ہلال" میں شائع ہونے کے بعد تصنیفی صورت میں سامنے آ چکا ہے۔

بریگیڈیئر ایس ایس ہادی کے مشاغل کے بارے میں پروفیسر شاکر کنڈان یوں لکھتے ہیں :

"آپ گالف کے بڑے اچھے کھلاڑی تھے کمپیئر نگ بہت خوب کرتے تھے، موسیقی سے کافی حد تک دلچسپی تھی، گلوکاری کا شوق تھا اور جب غزل گاتے تو سماں باندھ دیتے تھے۔ شعر و شاعری سے عشق تھا۔ اچھی صحت اور خوشی کے متلاشی تھے اور اچھے دوستوں کو سرمایہ حیات سمجھتے تھے۔" (۱۶)

بریگیڈیئر ایس ایس ہادی نے سنجیدہ شاعری بہت کم کی ہے۔ ان کا میدان اُردو مزاحیہ شاعری ہے۔ ہادی مزاح نگار شعرا میں سید ضمیر جعفری سے بہت زیادہ متاثر تھے۔ اس کے علاوہ نیاز سواتی اور سرفراز شاہد ان کے پسندیدہ مزاحیہ شعرا ہیں۔

مزاحیہ تخلیقات:

۱ - باس اور بیگم۔

زیرِ نظر شعری مجموعہ پہلی مرتبہ منزل پبلی کیشنز اسلام آباد سے ۲۰۰۸ میں معرضِ اشاعت میں آیا۔ ۱۳۶ صفحات پر مشتمل یہ کتاب طنز و مزاح کا بے بہا خزانہ ہے۔ ہادی نے فوجی و سماجی زندگی کے بے شمار گوشوں کو بے نقاب کرتے ہوئے مزاحیہ آہنگ میں فنی آبیاری کی ہے۔ بیگم، باس، افسر، ماتحت، سسر، وغیرہ ان کی شاعری کے اہم موضوعات ہیں۔ اُنہوں نے اپنے تجربات و مشاہدات کو پر وقار شگفتہ لہجے میں پیش کر کے ادبی ثروت مندی میں اضافہ کیا ہے۔

شاکر کنڈان لکھتے ہیں :

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

" افواجِ پاکستان نے قوم کو بے شمار ایسے لکھاری دیے ہیں جن کا کام مصروفیت کے لمحات میں مسکراہٹیں بکھیرنا اور زندہ دلی کا درس دینا ہے۔ ایسے ہی مزاح نگاروں میں ایک نام ایس ایس ہادی کا ہے۔ "(۱۷)

4. کرنل محمد خان

بیسویں صدی میں مزاح تخلیق کرنے والوں میں کرنل محمد خان کا نام صفِ اوّل میں شمار کیا جاتا ہے۔ ان کی تاریخ پیدائش کے متعلق کرنل خالد مصطفی تحریر کرتے ہیں :

" کرنل محمد خان ۱۵ اگست ۱۹۱۰ کو بل کسر ضلع چکوال میں پیدا ہوئے۔" (۱۸)

آباؤ اجداد کا تعلق مغلوں کی نسل "بل کسر" سے تھا۔ اس نسبت سے گاؤں کا نام بھی بلکسر رکھا گیا۔ یہ گاؤں چکوال سے تقریباً دس میل کی مسافت پر واقع ہے۔ ان کے والد چوہدری امیر خان زمیندار تھے۔ محمد خان بچپن میں ہی یتیم ہو گئے۔ والدہ کا نام گوہر بانو تھا۔ ابتدائی تعلیم بل کسر کے پرائمری سکول سے حاصل کی۔ میٹرک گورنمنٹ ہائی سکول چکوال سے کرنے کے بعد ایف ایس سی اور بی اے اسلامیہ کالج لاہور سے کیا۔ پھر ایم اے اقتصادیات کیا۔ عملی زندگی کا آغاز انگریزی مدرس کی حیثیت سے کیا۔ ایم اے کرنے کے بعد برطانوی فوج میں کمیشن حاصل کرنے کے لیے امتحان دیا تو پہلی مرتبہ میڈیکل ٹیسٹ میں چھاتی معیار سے کم نکلی اور فوج کے لیے منتخب نہ ہو سکے۔

کرنل محمد خان آل انڈیا ریڈیو سروس میں کام کرنے کی دلچسپی رکھتے تھے جس کی بنیادی وجہ پروفیسر احمد شاہ پطرس بخاری کی آل انڈیا ریڈیو سے وابستگی تھی۔ مختلف علاقوں میں تدریسی خدمات انجام دینے کے بعد بالآخر دوسری جنگ عظیم میں افسر ٹریننگ سکول مہو کے لیے منتخب کر لیے گے۔ ۱۶ مئی ۱۹۴۱ کو فوجی تربیت مکمل کرنے کے بعد سگنل کور میں کمیشن حاصل کیا۔ اُنہوں نے لیفٹیننٹ اور کپتان کی سروس ۱۹۴۱ سے ۱۹۴۵ تک لیبیا کے صحراؤں، قاہرہ کے کیمپوں، برما کے جنگلوں، بنگال اور بہار کی چھاؤنیوں میں گزاری۔ ۱۹۴۵ میں دوسری عالمگیر جنگ کے خاتمے پر میجر کے عہدے پر ترقیاب ہوئے تو ان کی خدمات آرمی ایجوکیشن کور میں منتقل کر دی گئی۔ ۱۹۵۲ میں کرنل کے عہدے پر ترقی ہو گئی۔

قلم کاری کا آغاز بارہ سال کی عمر میں بلی چوہے کی کہانی لکھ کر کیا۔ شروع میں شاعری کرتے ہوئے تخلص صادق لکھا کرتے۔ سکول کے ایام میں جلسوں میں بھی شرکت کرتے تھے۔ پھر کالج کے میگزین کے ایڈیٹر ہوئے۔

دورانِ تعلیم کالج کے رسالہ "کریسنٹ" اور مولانا صلاح الدین احمد کے "ادبی دنیا" میں لکھتے رہے۔ اس کے علاوہ انگریزی اخبارات کے لیے رپورٹنگ بھی کی۔ ۶۵ برس کی عمر میں راتوں رات ادیب بنے ان کی پہلی کتاب "بجنگ آمد" شائع ہونے کے ساتھ ہی مقبول ہوئی۔

ادبی تصانیف :

۱ -بجنگ آمد۔

۲ -بسلامت روی۔

۳ -بزم آرائیاں۔

۴ -بدیسی مزاح۔

کرنل محمد خان کا نام اُردو طنز و مزاح کی روایت میں ہمیشہ فخر سے لیا جائے گا۔ اُنہوں نے لیفٹیننٹ کرنل مسعود احمد مدیر "ہلال" کی تحریک پر روزنامہ "ہلال" کے لیے جنگ کی روداد قسط وار لکھنا شروع کی جو بعد میں "بجنگ آمد" کے نام سے تصنیفی صورت میں سامنے آئی۔ ان کی کتاب "بجنگ آمد" مزاح نگاری کی منفرد تخلیق ہے جس میں ممنوعہ موضوعات کو مزاحیہ اسلوب میں اس انداز سے پیش کیا گیا کہ اُردو کے صف اول کے محققین اور ہم عصر مزاح نگاروں نے ان کے شگفتہ اسلوب کا اعتراف کیا۔ کرنل محمد خان اپنی بعد کی تینوں تصانیف میں فن کی وہ خوبیاں نہ برت سکے جو "بجنگ آمد" سے منسوب ہے۔

کرنل محمد خان ۲۳ اکتوبر ۱۹۹۹ کو راہ جنت پہ روانہ ہو گئے۔

5 -کرنل اشفاق حسین

اشفاق حسین اُردو طنز و ظرافت کا ایک اہم اور معتبر نام ہے۔ اُنہوں نے ادبی زندگی کا آغاز بطورِ صحافی کیا چنانچہ حقیقت نگاری کے یہ متنوع روپ اسی صحافتی رنگ و آہنگ کی دین ہیں۔ ان کی تاریخ پیدائش کے متعلق بریگیڈیئر عنایت الرحمن صدیقی رقمطراز ہیں :

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

"   اشفاق لاہور میں ۲۲ جون ۱۹۴۹ میں پیدا ہوئے "(۱۹)

آباؤ اجداد کا تعلق اتر پردیش کے ضلع بجنور سے تھا جو قیامِ پاکستان سے ایک سال قبل کاروباری سلسلے میں لاہور آ گیا اور پھر یہیں کے ہو رہے۔ ان کے والد کا نام محمد اسحاق اور والدہ کا نام شکورن بی بی تھا۔ وہ سات بھائی ہیں اور ان کی کوئی ہمشیرہ نہیں ہے۔ ان کے گھر کا ماحول بہت سادہ اور مذہبی تھا۔ آباؤ اجداد کی مادری زبان اُردو تھی۔ اشفاق حسین کی زندگی کا ابتدائی حصہ انتہائی دشواریوں اور مشکلات سے بھرپور رہے۔ وہ بچپن سے ہی محنتی اور ذہین تھے۔ ۱۹۶۰ میں لاہور کے سلیمانیہ پرائمری سکول سے پرائمری کا امتحان پاس کیا۔ ۱۹۶۵ کو میٹرک کا امتحان گورنمنٹ ایم سی ہائی سکول مزنگ سے فسٹ ڈویژن میں پاس کیا۔ ایف اے کا امتحان ۱۹۶۷ میں اسلامیہ کالج ریلوے روڈ لاہور سے پاس کیا جب کہ گریجویشن ۱۹۶۹ کو گورنمنٹ اسلامیہ کالج سول لائنز لاہور سے مکمل کی۔ پھر ایم اے صحافت کی سند فضیلیت ۱۹۷۱ کو جامعہ پنجاب سے حاصل کی۔ ۱۹۶۹ کو رشتہ ازدواج میں منسلک ہو گئے ان کی اہلیہ کا نام شاہدہ بیگم ہے۔ اشفاق حسین کے ۳ بیٹے تھے۔ لیفٹینینٹ کرنل کاشف اشفاق ۲۰۱۵ میں ایک حادثے میں انتقال کر گئے ہیں۔ سعد اشفاق ابو ظہبی میں انجینئر ہیں اور صمد اشفاق پاک فوج میں بطورِ کرنل فرائض انجام دے رہے ہیں۔ ان کی کوئی بیٹی نہیں ہے۔ اشفاق حسین نے ۲۲ نومبر ۱۹۷۲ کو 10 ویں گریجوایٹ کورس میں پاکستان آرمی میں بطورِ کیڈٹ شمولیت اختیار کی۔ ان کی سروس کا دورانیہ ۲۲ نومبر ۱۹۷۲ سے ۲۲ نومبر ۲۰۰۲ ہے۔ اشفاق حسین کا PA نمبر 15988 تھا اور اُنہوں نے عسکری ملازمت کے دوران جامعہ پنجاب سے انگریزی ادب میں ایم اے کرنے کے علاوہ نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز اسلام آباد سے عربی میں ایڈوانس لیول انٹرپریٹرشپ کا ڈپلومہ بھی حاصل کیا۔ دورانِ ملازمت کالج آف آرمی ایجوکیشن اور ملٹری کالج جہلم جیسے تعلیمی اداروں میں تدریسی فرائض انجام دینے کا اعزاز حاصل ہوا۔ پاک فوج کے شعبہ تعلقاتِ عامہ میں رہتے ہوئے اُنہوں نے فوج کے لیے مختلف دستاویزی فلمیں اور عسکری زندگی پر ڈرامے تیار کیے۔ اٹلی میں ہر سال ہونے والی مسلح افواج کی دستاویزی فلموں کی نمائش میں ان کی تین دستاویزی فلموں کو بین الاقوامی انعامات سے نوازا گیا۔

فوج میں ۳۰ سال بھرپور عسکری سروس مکمل کرنے کے بعد ۲۲ نومبر ۲۰۰۲ کو کرنل کے عہدے سے ریٹائر ہوئے۔

اشفاق حسین آج کل رفاہ انٹرنیشنل یونیورسٹی اسلام آباد میں بطورِ پروفیسر تدریسی فرائض انجام دے رہے ہیں۔

کرنل اشفاق حسین کا نام اُردو طنز و مزاح کی روایت میں ہمیشہ فخر سے لیا جائے گا۔ اُنہوں نے اکرام قمر مدیر "ہلال" کی تحریک پر ہفت روزہ "ہلال" کے لیے پاکستان ملٹری اکیڈمی کاکول میں ایک کیڈٹ کی روداد قسط وار لکھنا شروع کی جو بعد میں " جنٹلمین بسم اللہ " کے نام سے تصنیفی صورت میں سامنے آئی۔ ان کی کتاب " جنٹلمین بسم اللہ " مزاح نگاری کی بہترین تخلیق ہے جس میں ایک کیڈٹ کے پاکستان ملٹری اکیڈمی کاکول میں شب و روز کو شگفتہ اسلوب میں پیش کیا گیا ہے۔

ان کی مزاحیہ تصانیف ذیل ہیں :

۱ ۔ جنٹلمین بسم اللہ۔

۲ ۔ جنٹلمین الحمد للہ۔

۳ ۔ جنٹلمین اللہ اللہ۔

۴ ۔ جنٹلمین سبحان اللہ۔

۵ ۔ جنٹلمین فی ارض اللہ۔

اشفاق حسین کی بصیرت افروز شگفتہ نگارشات فوجی اور سماجی زندگی کی نزاکتوں اور لطافتوں کا منظر نامہ ہیں۔ ان کی تحریریں قلب و نظر کو ذکاوت اور شگفتگی عطا کرتی ہیں اور وہ واقعات کو جیسے محسوس کرتے ہیں اسے پوری دیانت داری سے قلم بند کرتے چلے جاتے ہیں۔ ان کی نثر شگفتہ اور رواں ہے جس کی بدولت اثر فہمی کی یہ بامعنی کاوش ہر لحاظ سے لائقِ تحسین ہے۔ فوجی تربیت جیسے انتہائی سنجیدہ، روکھے اور پھیکے واقعات کی دلنشین ظریفانہ اسلوب میں شمولیت نے ان کی نگارشات کو اور دلچسپ بنا دیا ہے۔ اشفاق حسین کی شگفتہ تحریروں میں طنز و مزاح کے حسین امتزاج کے متعلق ضمیر نفیس کا کہنا ہے :

"   ان کے ہاں طنز و مزاح کا ایک ایسا امتزاج موجود ہے جو تیوری پر بل بھی پیدا نہیں کرتا ہے اور بے ساختہ ہونٹوں پر تبسم بھی بکھیرتا ہے۔ اشفاق حسین اتنی روانی سے بات کرتے ہیں کہ لفظ سے لفظ تخلیق ہوتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ "(۲۰)

6 ۔ کرنل ضیا شہزاد:

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

"کرنل ضیا شہزاد کا شمار "ہلال" کے صف اوّل کے قلمی معاونین میں سے ہے۔ ضیا شہزاد ۱۲ جولائی ۱۹۷۳ کو ساہیوال کے علاقے سکھو کی میں پیدا ہوئے۔ ان کے آباؤ اجداد کا تعلق ساہیوال کے ایک متوسط گھرانے سے ہے۔ والد محترم جناب صلاح الدین بنک سے افسر ریٹائرڈ ہیں۔ ان کے دو بھائی اور دو بہنیں ہیں۔ تعلیم مکمل کرنے کے بعد ۱۹۹۳ میں فوجی برادری میں شمولیت اختیار کی۔ پاکستان ملٹری اکیڈمی کاکول سے بنیادی تربیت مکمل کرنے کے بعد ۱۹۹۵ میں توپ خانے میں کمیشن حاصل کیا۔ ۱۹۹۷ میں لیفٹیننٹ، ۲۰۰۰ میں کپتان اور ۲۰۰۵ میں میجر بنا دیے گئے۔ ۲۰۰۷ میں اقوام متحدہ کے تحت عسکری خدمات انجام دینے کا اعزاز بھی حاصل ہوا۔ ۲۰۱۲ میں لیفٹیننٹ کرنل کے عہدے پر ترقیاب ہوئے اور ۲۰۱۹ سے بطورِ کرنل فرائض انجام دے رہے ہیں۔ دورانِ سروس سیاہ چین اور قبائلی علاقوں میں بھی خدمات انجام دیں۔ (۲۱)

کرنل ضیاء شہزاد کی مزاح نگاری:

ضیا شہزاد شگفتہ مزاج افسر ہیں۔ پاک فوج کے ترجمان رسالہ "ہلال" میں "ٹارگٹ ٹارگٹ ٹارگٹ" کے عنوان سے شگفتہ اسلوب میں اپنے خیالات اور عسکری ملازمت کے شب و روز پیش کر رہے ہیں۔ فوج میں اکیسویں صدی میں رسالہ "ہلال" میں مزاحیہ ادب لکھنے والوں میں صف اوّل کے قلم کاروں میں سے ہیں۔ ان کی لطیف تحریروں میں خاکی زندگی کے مختلف واقعات و کیفیات کی روداد ہے جس کو بیان کرنے میں اُنہوں نے مزاحیہ اسلوب کو وسیلہ اظہار بنایا۔

۷۔ لیفٹیننٹ کرنل مسعود احمد

لیفٹیننٹ کرنل مسعود احمد کا تعلق پاک فوج کے شعبہ تعلقاتِ عامہ سے تھا۔ ان کا شمار پاک فوج کے اہم مزاح نگاروں میں ہوتا ہے۔ بریگیڈیئر اسماعیل صدیقی لیفٹیننٹ کرنل مسعود احمد سے ۶ جنوری ۱۹۹۲ کو ان سے اپنی ملاقات کے تاثرات اپنی کتاب "اربابِ سیف و قلم" میں تحریر کرتے ہیں:

"مسعود احمد ۷ جولائی ۱۹۱۴ کو گوجرانوالہ کے ایک گاؤں کولوتارڑ میں پیدا ہوئے۔ مسعود کے لب و لہجہ، شکل اور وطن مالوف کولوتارڑ کے صوتی اثرات کے حوالے سے آپ یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ وہ پٹھان ہونگے مگر معلوم ہوا کہ وہ گوجرانوالہ سے تعلق رکھتے ہیں اور یہ گاؤں اسی ضلع میں ہے۔ میرے استعجاب پر اُنہوں نے وضاحت فرمائی کہ اور کئی لوگ بھی ایسا سمجھتے ہیں۔" (۲۲)

لیفٹیننٹ کرنل مسعود احمد نے ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں کولوتارڑ سے ہی حاصل کی۔ اُنہوں نے ۱۹۳۱ میں میٹرک کا امتحان ایم۔ بی۔ ہائی سکول حافظ آباد سے اور ۱۹۳۵ میں بی۔ اے کا امتحان اسلامیہ کالج لاہور سے پاس کیا۔ ۱۹۴۲ میں برطانوی فوج کے پلیٹ فارم سے بطورِ کلرک فوجی ملازمت کا آغاز کیا۔ اسی زمانے میں بمبئی سے ایک اُردو اخبار "لڑائی کی بات" مطلعِ صحافت پہ طلوع ہوا۔ جس کے لیے ایک ماہر زبانِ اُردو کی ضرورت تھی۔ چنانچہ اُنہیں اس اخبار کا ایڈیٹر لگا دیا گیا۔ بعد آزاں اِنہی کی تجویز پر اس اخبار کا نام تبدیل کر کے "جنگ کی خبریں" رکھ دیا گیا۔

لیفٹیننٹ کرنل مسعود احمد کی قلمی و صحافتی خدمات کی بنا پر ۱۹۴۳ میں اُنہیں برطانوی فوج میں کنگ کمیشن دے دیا گیا۔ برطانوی فوجی فورم نے کلکتہ سے ایک فوجی اخبار "جوان" نکالا اس کے پہلے ایڈیٹر چراغ حسن حسرت تھے۔ ان کے دہلی چلے جانے کے بعد اس اخبار کا ایڈیٹر مسعود احمد کو مقرر کر دیا گیا۔ مولانا چراغ حسن حسرت، جاوید خٹک، انعام اللہ قاضی، سید ضمیر جعفری اور مسعود احمد نے اُردو فوجی صحافت کو مضبوط بنیادوں پر استوار کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ سید ضمیر جعفری اور مسعود احمد کی آپس میں گہری دوستی تھی۔ مسعود احمد ۱۹۵۲ میں فوج کے شعبہ تعلقاتِ عامہ سے وابستہ ہو گئے۔ اکتوبر ۱۹۵۲ میں افواجِ پاکستان کا ترجمان رسالہ سہ روزہ "ہلال" کو روزنامہ بنایا گیا تو مسعود احمد کو اس کا ایڈیٹر لگا دیا گیا۔ ان کا عہدہ افسر انچارج پبلی کیشنز اینڈ ایڈیٹر "ہلال" تھا۔ ۱۹۶۵ میں لیفٹیننٹ کرنل کے عہدے پر ترقیاب ہونے کے بعد مسعود احمد ڈائریکٹر شعبہ تعلقاتِ عامہ بنا دیے گے۔ اس ضمن میں کرنل خالد مصطفی کا کہنا ہے:

"۱۹۶۵ء کی جنگ کے بعد سے ۱۱ جنوری ۱۹۶۸ تک آپ اس شعبہ کے ڈائریکٹر رہے۔ ۲۰ نومبر ۱۹۶۵ کو آپ نے لیفٹیننٹ کرنل کے عہدے پر ترقی پائی آپ نے اسی محکمے میں ملازمت کا بقیہ عرصہ گزارا" (۲۳)

لیفٹیننٹ کرنل مسعود احمد مختلف اخباروں کے لیے اُردو اور انگریزی میں کالم نگاری کرتے رہے۔ ان کے کالموں کو لوگ بہت پسند کرتے تھے۔ کرنل خالد مصطفی بتاتے ہیں:

زنامہ جنگ میں "اِدھر اُدھر سے" کے عنوان سے کالم بھی لکھتے رہے۔ علاوہ ازیں آپ Roving Eye کے عنوان سے روزنامہ "Muslim" میں کالم لکھتے رہے۔" (۲۴)

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

ڈاکٹر طاہرہ سرور اپنی کتاب "عساکرِ پاکستان کی ادبی خدمات ـــــــ اُردو نثر میں" میں مسعود احمد کی صحافتی خدمات کو ان الفاظ میں خراجِ عقیدت پیش کرتی ہیں :

" کرنل مسعود فوج کے لیے اخبار اور ریڈیو پروگرام چلاتے رہے۔ قیامِ پاکستان کے بعد کرنل صاحب پاک فوج کے شعبہ تعلقاتِ عامہ سے وابستہ ہو گئے۔"(۲۵)

لیفٹیننٹ کرنل مسعود احمد ۲۰ مئی ۱۹۹۸ کو راہِ جنت پہ روانہ ہو گئے اور وہ اسلام آباد میں واقع قبرستان کیانی راجگاں میں مدفون ہیں۔

مزاحیہ تصنیف :

ا - قلم اور کوڑے .

یہ کتاب کالموں کا مجموعہ ہے۔ بنیادی طور پر طنزو ظرافت اعلیٰ ادب کی پہچان ہے۔ مسعود احمد کے کالموں میں طنزیہ لہجہ از اول تا آخر موجود ہے۔ ان کی طنزو ظرافت کا وار چو طرفہ ہے۔

7- لیفٹیننٹ کرنل اسد محمود خان

پاک فوج کے اہلِ قلم کا اُردو کی ترویج میں نمایاں حصہ ہے۔ عمومی تاثر یہی ہوتا ہے کہ صاحبانِ سیف کا ادب کی تخلیق و ترویج سے کوئی سروکار نہیں لیکن یہ محض ایک خام اندازہ ہے۔ اُردو کی ادبی تاریخ شاید ہے کہ عساکرِ پاکستان نے ادب کی مختلف جہات میں کئی ادبی کارنامے انجام دیے۔ ان فوجی قلم کاروں میں ایک معتبر نام "لیفٹیننٹ کرنل اسد محمود خان" کا ہے۔

ان کی شخصیت اور تاریخِ پیدائش کے متعلق "ڈاکٹر طاہرہ سرور" اپنے پی ایچ ڈی کے مقالے میں لکھتی ہیں :

" اسد محمود خان پاک فوج کے ایک پیشہ ور، ذمہ دار اور بھرپور عسکری صلاحیتوں کے حامل آفیسر ہونے کے ساتھ ساتھ قلم کار بھی ہیں۔ اپنی پیشہ ورانہ کمٹمنٹ کے ساتھ تصنیف و تالیف کا شوق، ان کی تمام دلچسپیوں کا محور ہے۔ اسد محمود خان دسمبر ۱۹۷۶ کو راولپنڈی میں پیدا ہوئے۔"(۲۶)

اسد محمود کا تعلق راولپنڈی کے قبیلہ اعوان سے تھا جو پیشہ سپہ گری سے وابستہ رہا۔ ان کے دادا حضور بھی فوج میں تھے۔ اُنہوں نے ابتدائی تعلیم ایف۔ جی بوائز سکول واہ کینٹ سے حاصل کی۔ ۱۹۹۳ میں میٹرک اور ۱۹۹۶ء میں پی۔ او۔ ایف ڈگری کالج واہ کینٹ سے ایف۔ ایس۔ سی کا امتحان پاس کیا۔ ۱۹۹۷ کو پاکستان ملٹری اکیڈمی کاکول کے لیے جنٹلمین کیڈٹ منتخب ہو گئے۔ تربیت مکمل ہونے پر شیر دل پنجاب رجمنٹ میں کمیشن حاصل کیا۔ فوجی ملازمت کے ساتھ ساتھ پڑھنے لکھنے کا سلسلہ جاری رکھا۔ لیفٹیننٹ کرنل اسد محمود نے ۲۰۰۲ میں پنجاب یونیورسٹی لاہور سے ایم۔ اے (اردو) کر لیا۔ ۲۰۰۷ میں اسلام آباد پریسٹن یونیورسٹی سے ایم۔ بی۔ اے۔؛ ایچ۔ آر۔ ایم کی ڈگری حاصل کی۔ جب کہ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی سے ایم۔ ایس۔ سی۔ ماس کمیونی کیشن کی سند فضیلیت حاصل کی۔ اُنہوں نے پیشہ ورانہ تربیتی کورسز نمایاں حیثیت میں پاس کیے۔ دورانِ ملازمت اسد محمود خان نے دہشت گردی کے خلاف جنگ میں "راہِ نجات"، "راہِ راست" اور "آپریشن المیزان" میں حصہ لیا۔ اسد محمود خان نے میجر رینک میں آئی ایس پی آر میں چیف آف آرمی سٹاف کے پی آر او کی حیثیت سے بھی فرائض انجام دیے۔ اقوامِ متحدہ کے امن مشن میں خدمات انجام دینے کا اعزاز بھی حاصل رہا ہے۔ آج کل بطورِ لیفٹیننٹ کرنل پشاور میں فرض نبھا رہے ہیں۔ اسد محمود خان نے کئی اصناف میں ادب تخلیق کیا اور ان کی تصانیف کی تعداد لگ بھگ ۲ درجن کے ہے؛ تاہم ان سطور میں ان کی صرف مزاحیہ نگارشات کا ذکر شامل کیا جاتا ہے۔

ان کے کامیاب تخلیقی سفر کو مد نظر رکھتے ہوئے ان سے توقعات کی جاسکتی ہیں کہ وہ آنے والے دنوں میں مختلف ادبی جہتوں پر اپنے تخلیقی سفر کو جاری رکھیں گے۔

مزاحیہ تخلیقات :

ا - کاکول پریڈ۔

۲ - لاف ٹین۔

۳ - کیپ تان۔

۴ - تکلف برطرف۔

5- جن ٹل مین۔

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

اسد محمود خان نے خاکی زندگی کے پھیکے واقعات کو ظریفانہ اسلوب میں پیش کر کے مزاحیہ ادب میں بے بہا اضافے کیے ہیں۔ان کا پُر تاثیر اسلوبِ نگارش اور معلومات افزا تحریریں قاری کو اپنی گرفت میں لیتی چلی جاتی ہیں۔

8 - لیفٹیننٹ کرنل محمد خالد خان مہر

اُردو ادب کو ظریفانہ نثر اور شعری نگارشات سے مالا مال کرنے والے لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد خالد خان مہر کی پیدائش اور خاندانی پس منظر کے متعلق فریحہ نگہت رقم طراز ہیں :

"مہر یکم مئی ۱۹۵۸ کو ایبٹ آباد میں پیدا ہوئے ان کے والد محمد یونس خان درس وتدریس کے شعبے سے وابستہ رہے۔ مہر کا تعلق افغانوں کے مشہور قبیلے یوسف زئی سے ہے۔" (۲۷)

مہر نے فوج میں شمولیت سے قبل ہی ایم اے انگریزی کے ساتھ ساتھ شعبہ قانون میں ایل ایل بی کی ڈگری حاصل کر کے اعلیٰ ذہانت کا ثبوت فراہم کر چکے تھے۔ شاعری کا اغاز ۱۹۷۶ میں کیا۔ ۱۹۸۵ میں اُنہوں نے پاک فوج کی ایجوکیشن کور میں کمیشن حاصل کر کے فوجی ملازمت کا آغاز کیا۔ عسکری تربیت حاصل کرنے کے بعد پاکستان ملٹری اکیڈمی کاکول میں شعبہ انگریزی سے منسلک ہو گئے۔انفنٹری بریگیڈ میں ایجوکیشن آفیسر کی ذمہ داریاں نبھانے کے علاوہ ملٹری کالج جہلم میں درس وتدریس کے شعبہ سے بھی منسلک رہے۔ بعد آزاں ملٹری اکیڈمی میں انگریزی کے استاد مقرر ہوئے اور اپنی پیشہ ورانہ معلومات سے افسران کو فیض یاب کرتے رہے جوان کی قابلیت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔
لیفٹیننٹ کرنل محمد خالد خان مہر کی شاعری زیادہ تر فوجی رسائل "ھما"، "قیادت"، "عالمگیرین"، "ڈیفنس ڈائجسٹ" اور "ہلال" میں شائع ہونے کے بعد تصنیفی صورت میں سامنے آئی۔ علاوہ ازیں ان کی غزلیں روزنامہ "جہاد" پشاور اور روزنامہ "مشرق" پشاور میں بھی وقتاً فوقتاً شائع ہوتی رہی ہیں۔ مہر نے اپنی شاعری میں سماجی اور عسکری زندگی کے تجربات کا نچوڑ ظریفانہ آہنگ میں پیش کر کے عالی ظرفی کا ثبوت فراہم کیا ہے۔ وہ مزاح نگاری سے کسی کی دل آزاری نہیں کرتے اور ان کی مزاحیہ شاعری پڑھ کر دل میں شگفتگی کا احساس پیدا ہوتا ہے۔ اُنہوں نے عام فوجی قاری کی ذہنی سطح کو مدِ نظر رکھ کر عسکری معمولات کو ہلکے پھلکے انداز میں پیش کر کے اپنی ادبی ذکاوت کا اظہار کیا ہے۔

ادبی تصانیف :

۱ - اناب شناب (شعری مجموعہ)

۲ - گلاب رہنے دو (شعری مجموعہ)

۳ - خاکی لفافہ (نثر)

خالد مہر نے فنِ سپاہ گری کا حق بھی ادا کیا اور شاعری کا فرض بھی باخوبی نبھایا۔ ان کی نثر بھی اعلیٰ اور شاعری بھی اعلیٰ۔ اُنہوں نے رنگا رنگ موضوعات کو شعری آہنگ میں پیش کیا جب کہ نثر کے میدان میں مہر نے عسکری و عوامی معلومات کا بیش قیمت خزانہ شگفتہ اسلوب میں مختلف رنگوں میں پیش کرنے کی اپنی سی کوشش کی ہے۔

9 - سید ضمیر جعفری

بیسویں صدی میں اُردو طنز و مزاح کے بے تاج بادشاہ اور ادبی پیر و مرشد سید ضمیر جعفری جانبازوں کی سرزمین جہلم میں پیدا ہوئے۔ سرکاری دستاویزات کے مطابق نام سید ضمیر حسین شاہ تھا جب کہ قلمی نام سید ضمیر جعفری تھا۔ ان کی ولادت کے متعلق کرنل خالد مصطفیٰ لکھتے ہیں :

" آپ یکم جنوری ۱۹۱۶ کو چک عبدالخالق میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد سید حیدر شاہ علاقے کے معزز ترین شخصیات میں سے تھے۔" (۲۸)

اُنہوں نے ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں سے حاصل کی۔ ۱۹۳۳ میں میٹرک گورنمنٹ ہائی اسکول کیمبل پور سے پاس کیا۔ ۱۹۳۸ میں بی اے کا امتحان اسلامیہ کالج لاہور سے پاس کرنے کے بعد عملی زندگی کا آغاز کوچہ صحافت میں روزنامہ "احسان" لاہور سے کیا۔ انہوں نے تین شادیاں کیں۔ پہلی بیوی کا نام انیس زہرہ، دوسری گوہر مقصود اور تیسری جہاں آرا تھی۔ ان کے دو بیٹے تھے اور کوئی بیٹی نہیں تھی۔ بڑے بیٹے کا نام سید احتشام ضمیر اور چھوٹے کا نام سید امتنان ضمیر تھا۔ دوسری جنگ عظیم کے دوران ۱۹۴۴ میں برطانوی افواج کے شعبہ تعلقات عامہ میں کمیشن حاصل کیا۔ قیامِ پاکستان کے بعد ۱۹۴۸ میں فوجی ملازمت سے علیحدگی اختیار کر لی اور ۱۹۵۰ میں کرنل مسعود سے مل کر راولپنڈی سے "باد شمال" جاری کیا۔ ۱۹۵۱ میں اسمبلی انتخابات میں بطورِ آزاد امیدوار حصہ لیا مگر کامیابی حاصل نہ سکی۔ دوبارہ فوج میں شمولیت اختیار کر لی اور ۱۹۶۶ میں بطورِ میجر سبکدوش ہوئے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد مختلف اوقات میں کیپیٹل ڈویلپمنٹ اتھارٹی اسلام آباد میں بطورِ ڈائریکٹر تعلقات عامہ، ڈپٹی ڈائریکٹر جنرل نیشنل سنٹر اور ایڈیشنل چیف کمشنر برائے افغان

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

مہاجرین زمہ داریاں نبھائیں۔ بہترین خدمات کے اعتراف میں حکومتِ پاکستان نے ۱۹۶۸ میں تمغہ قائدِ اعظم اور ۱۹۸۵ میں صدارتی تمغہ برائے حسن کارکردگی سے نوازا۔ درجنوں ادبی تصانیف کے ساتھ ساتھ سید ضمیر جعفری نے منظوم تراجم بھی کیے ہیں تاہم ان کا اختصاص مزاح نگاری ہے۔ مسز ولیم اور لالہ مصری خان ان کے نمایاں کردار تھے۔

اُنہوں نے ادبی سفر کا آغاز تقسیمِ ہند سے قبل برطانوی فوج کے ترجمان "فوجی اخبار" سے کیا۔

ان کے تصنیفی سفر کے متعلق بریگیڈیئر عنایت الرحمن صدیقی لکھتے ہیں:

" انہوں نے قلم کاری کا آغاز "فوجی اخبار" سے کیا۔ یہ ایک ہفتہ وار رسالہ تھا جو برصغیر کی تقسیم سے پہلے دوسری جنگ عظیم کے دوران جنرل ہیڈ کوارٹرز انڈیا کی طرف سے دہلی سے شائع ہوتا تھا۔"(۲۹)

میجر سید ضمیر جعفری نے پوری ذندگی فوج اور فوجیوں سے اپنا رابطہ استوار رکھا۔ انہوں نے عسکری اداروں سے معرضِ اشاعت میں آنے والے اکثر رسالوں کے لئے لکھا۔ "ہلال"، "قاصد"، "نویدِ شفا"، "فائبتوا"، "رسد ورسائل"، "تعلیم"، "قیادت"، "ھما"، "عالمگیرین"، "ایمکول" اور اس طرح کے درجنوں رسائل و جرائد ان کی نثری و شعری تخلیقات سے لبالب ہیں۔ بنیادی طور پر مزاحیہ شاعری ان کا تعارف بنی لیکن کم قارئین یہ جانتے ہیں کہ سنجیدہ شاعری کے ساتھ ساتھ شگفتہ نثر نگار بھی تھے۔

ذیل میں ان کی ادبی تصانیف درج کی جاتی ہیں۔

شعری تصانیف:

۱ -کارزار
۲ -جزیروں کے گیت
۳ -مسدسِ بدحالی
۴ -لہو ترنگ
۵ -ارمغانِ ضمیر
۶ -مافی الضمیر
۷ -میرے پیار کی زمین
۸ -من کے تا
۹ -گنر شیر خان
۱۰ -ولایتی زاعفران۔
۱۱ -من میلہ۔
۱۲ -زبورِ وطن۔
۱۳-کھلیان۔
۱۴ -گہوارہ۔
۱۵ -ضمیریات۔
۱۶ -قریہ جاں۔
۱۷ -ضمیر ظرافت۔
۱۸ -نشاطِ تماشا۔
۱۹ -نعت نزرانہ۔
۲۰ -بن بانسری۔

۲۱ - بھنور اور بادبان۔

۲۲ - نغمہ زنجیر۔

۲۳ - وہ پھول کہ جن کا نام نہیں۔

۲۴ - گورخند۔

۲۵ - من مندری۔

۲۶ - سرگوشیاں۔

۲۷ - آگ اک تارہ۔

۲۸ - ضمیر زاویے۔

میجر سید ضمیر جعفری کے متعلق عمومی تاثر یہی ہے کہ وہ مزاحیہ شاعری میں ید طولی رکھتے تھے لیکن کم قارئینِ کرام یہ جانتے ہوں گے کہ وہ اپنے زمانے کے جہاں ممتاز انشائیہ نگار تھے وہیں فکاہیہ نثر میں بھی بے مثال تھے۔ان کی نثری تصانیف اس کا بین ثبوت ہے۔

نثری تصانیف :

۱ - ہندوستان میں دو سال۔

۲ - جنگ کے رنگ۔

۳ - حرف و حکایت (انتخاب)

۴ - ملایا اور اس کے لوگ۔

۵ - آنریری خسر۔

۶ - بکنار ما۔

۷ - کتابی چہرے۔

۸ - حفیظ نامہ۔

۹ - اڑتے خاکے۔

۱۰ - گورے کالے سپاہی۔

۱۱ - ضمیر حاضر، ضمیر غائب۔

۱۲ - میٹھا پانی۔

۱۳ - نظر غبارے۔

۱۴ - آخری سلیوٹ۔

۱۵ - سورج میرے پیچھے۔

۱۶ - سفر نامہ+خست نامہ۔

۱۷ - خوش کشید۔

۱۸ - عالمی جنگ کی دھند میں۔

۱۹ - بھید بھرا شہر۔

۲۰ - نشان منزل۔

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

۲۱ ۔سوز وطن۔

۲۲ ۔مسافر شہر نو۔

۲۳ ۔پہچان کا لمحہ۔

۲۴ ۔جدائی کا موسم۔

۲۵ ۔شاہی حج۔

۲۶ ۔سفر لکیر

۲۷ ۔کینگرو کے دیس میں۔

ان کی ادبی تصانیف کے متعلق سید ضمیر جعفری کے ہم عصر ممتاز مزاح نگار میجر جنرل شفیق الرحمن کی دلیل ہے :

" سید ضمیر جعفری اپنی مزاحیہ اور طنزیہ شاعری کے حوالے سے اتنے مشہور اور محبوب ہو چکے ہیں کہ ان کی شگفتہ نثر ان کی شاعری غلغلے میں دب کر رہ گئی ہے۔ حالانکہ بشاشت میں رچی ہوئی ایسی نثر ہمارے ہاں کم لکھی گئی ہے۔"(۳۰)

کرنل محمد خان نے ضمیر جعفری کی نثر کو ان الفاظ میں سراہا:

" ہمیں ضمیر سے پیار ہے تو ان کی نثر کی وجہ سے ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ موجودہ دور میں نثر کے میدان میں ضمیر یکسر بے نظیر ہے۔ خواتین و حضرات یہ اتفاق ہے کہ ضمیر کے قریبی دوست تقریباً سب کے سب نثر نگار ہیں۔ انہی میں سے یہ خاکسار بھی ہے لیکن ہم لوگوں کی نثر کی ضمیر کے مقابلے میں بے آب و گیاہ بنجر ہے، اجاڑ بیابان ہے، ایک کھدر بھنڈار ہے مگر ضمیر کی نثر؟ شاداب سبزہ زار ہے۔ چمنستان ہے بلکہ ایک مجسم ریشم جان ہے۔ ضمیر کو بچے پڑھیں تو انہیں یوں محسوس ہوتا ہے جیسے انہیں کوئی، جانسن بے بی لوشن مل رہا ہو۔ خواتین کو ضمیر کے نثر پارے نرم اور ملائم لگتے ہیں جیسے شنیل کے تھان پر انگلیاں پھیر رہی ہوں باقی رہے جملہ اہلِ دل تو وہ جہاں ضمیر ک نقش قدم دیکھتے ہیں۔ خیاباں خیاباں اِرم دیکھتے ہیں۔"(۳۱)

میجر سید ضمیر جعفری اُردو ادب کے بے مثال نثر نگار اور منفرد لہجہ و اسلوب کے شاعر تھے۔ ان کا مخصوص اسلوب اور موضوعات دونوں ہی نقطہ عروج پہ نظر آتے ہیں۔ ان کی ادبی تصانیف انہیں اُردو ادب کی تاریخ میں زندہ رکھیں گی۔

10 ۔کیپٹن ایس۔ ایم۔ ادریس

ادبی تخلیقیت کی دلفریب شعاعیں بکھیرنے والے ممتاز عسکری مزاح نگار کیپٹن ایس۔ ایم۔ ادریس کی تاریخ پیدائش کے متعلق کیپٹن شاکر کنڈان تحریر کرتے ہیں :

" ۱۹۱۹ میں قصبہ پالی ضلع در بھنگہ صوبہ بہار (بھارت) میں پیدا ہوئے۔"(۳۲)

اُنہوں نے ابتدائی تعلیم پٹنہ کے ہائی سکول سے حاصل کی۔ اعلیٰ تعلیم کے لیے لندن چلے گئے۔ طب کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد دوسری جنگ عظیم کے دوران برطانوی فوج کی میڈیکل کور میں بطورِ کیپٹن ڈاکٹر شمولیت اختیار کی۔ فوجی تربیت مکمل کرنے کے بعد کیپٹن ایس۔ ایم۔ ادریس نے مختلف ملٹری ہسپتالوں اور فیلڈ یونٹس میں پیشہ ورانہ فرائض انجام دیے۔

تقسیمِ ہند کے بعد پہلے مشرقی پاکستان گئے لیکن وہاں کے ناساز گار حالات کے باعث مغربی پاکستان کو اپنا مسکن بنالیا۔

فوجی ملازمت سے علیحدگی اختیار کرتے ہوئے سندھ سروس میں شامل ہو گئے۔ اُنہوں نے ٹی ایم اینڈ ایچ کی تربیت لندن کے شہرہ آفاق ادارے سکول آف ہائی جین اینڈ ٹراپیکل میڈیشن یونیورسٹی آف لندن سے حاصل کی۔ اسی سکول میں بعد میں وہ بطورِ پروفیسر تدریسی فرائض بھی انجام دیتے رہے۔

کیپٹن شاکر کنڈان نے کس خوبصورتی سے کیپٹن ایس ایم ادریس کی مزاح نگاری کا اعتراف کیا ہے :

" آپ کی ان یادداشتوں میں جہاں جنگ نامہ ہے وہاں جگ بیتی اور آپ بیتی بھی ہے۔ آپ نے اس تحریر میں مزاح پیدا کیا ہے۔ جس سے قاری کی دلچسپی اتنی بڑھ جاتی ہے کہ حرف اول سے حرف آخر تک ایک ایک لفظ پڑھ کر بھی تشنگی باقی رہتی ہے۔"(۳۳) (ایس ایم ادریس کو ۱۹۸۸ میں موت کے سرد ہاتھوں نے ہم سے چھین لیا۔ وہ کراچی میں آسودہ خاک ہیں۔

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

مزاحیہ تصانیف:

۱ ۔بسنگ آمد۔

۲ ۔سنگ گراں۔

کیپٹن ایس ایم ادریس کی ادبی تصانیف جب قارئینِ ادب کے ہاتھوں میں ہو گی تو وہ انہیں مکمل کیے بغیر ہر گز چھوڑنا نہیں چاہیں گے۔ اُنہوں نے اپنی تحریروں میں واقعہ نگاری کو طول دیے بغیر عبارت میں طنز و مزاح سے چاشنی پیدا کرنے کی اپنی سی کوشش کی ہے۔ ان کا مزاح لطیف اور طنز تہذیب کی حدوں کو چھوتا ہوا نظر آتا ہے۔

11- صوبیدار محمد افضل تحسین

اُردو ادب کی تاریخ ایسے المیوں سے بھری پڑی ہے جن میں خونِ جگر سے تخلیق کرنے والے سچے فنکاروں کو ان کا وہ حق نہ ملا جس کے وہ بجا طور پر مستحق تھے۔ تاہم یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ سچائی کو بہت عرصہ تک پردے میں نہیں رکھا جا سکتا اور ایک ایسا وقت ضرور آتا ہے جب کوئی جوہری اس گوہرِ نایاب کی شناخت کر لیتا ہے اور اسے عوام سے روشناس کراتا ہے۔ کیپٹن شاکر کنڈان قارئینِ ادب کے خصوصی شکریے کے مستحق ہیں کہ اُنہوں نے ایک جوہری کی طرح صوبے دار افضل تحسین کو پہچان کر اُن کی شاعری کو مرتب کر کے اُن کی ادبی قدر و منزلت سے ادبی دنیا کو روشناس کرایا۔

شاکر کنڈان کی تحقیق کے مطابق :

"آپ ۱۹۲۷ کو موضع بن کوٹل (مری) میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام مولانا الف الٰہی تھا۔ "(۳۴)

صوبے دار محمد افضل تحسین جہاں ایک اچھے سالار تھے وہیں اُردو زبان و ادب کے ممتاز شاعر، ادیب، مترجم، صحافی اور صفِ اول کے شگفتہ نگار بھی تھے۔ اُنہوں نے ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں سے حاصل کی اور میٹرک کا امتحان گورنمنٹ ہائی سکول مری سے پاس کرنے کے بعد ۱۹۴۳ میں سنٹر آرڈیننس ڈپو راولپنڈی میں بھرتی ہو گئے۔

اُنہیں فوج اور فوجی ملازمت سے بے حد انسیت تھی چنانچہ والد محترم سے اجازت لیے بغیر ہی فوج میں بھرتی ہو گئے جب ان کے والد کو ان کی فوجی ملازمت کا علم ہوا تو یونٹ سے واپس لے آئے۔ کمانڈنگ افسر نے بھی اس نووارد سولجر میں علم و ادب کے کھلتے ہوئے پھول دیکھ لیے تھے۔ اس لیے اُنہوں نے کوئی اعتراض نہیں کیا مگر تحسین گھر جانے کے بعد دوبارہ اپنی یونٹ لوٹ آئے۔ فوجی خدمات کے ساتھ ساتھ تعلیمی سلسلہ جاری رکھا۔ تحسین نے ۱۹۵۸ میں منشی فاضل، ۱۹۶۰ میں بی۔اے اور ۱۹۶۲ میں ایم اے اردو کی ڈگری حاصل کی۔ تعلیمی استعداد کی بدولت آرمی ایجوکیشن کور میں بطورِ جونیئر کمیشن افسر منتخب ہو گئے۔ پہلی تعیناتی بطور نائب صوبیدار ایجوکیشن سکول اپر ٹوپہ مری میں ہوئی۔ ۱۹۶۵ کی جنگ کے وقت آزاد کشمیر باغ سیکٹر میں فرض نبھایا۔

۱۹۴۳ میں ان کی شادی اپنی چچازاد سے ہوئی لیکن ان کی اہلیہ انہیں داغ مفارقت دے گئیں۔ جب ان کی بیوی کا انتقال ہوا تو تحسین بہت افسردہ رہنے لگے یہاں سے غمگیں یادوں نے چشمے کی صورت اختیار کر لی۔ جو شعروں کے ذریعے بہنے لگی۔ اُنہوں نے اپنی شاعری کا آغاز بیوی کی موت سے متاثر ہو کر کیا اور پہلے اشعار اپنی بیوی کے غم میں ہی لکھے۔

اشعار ملاحظہ فرمائیں :

" تو کیا گیا کہ زمانے میں روشنی نہ رہی
دلوں کے دیپ جلاؤ بڑا اندھیرا ہے
یہ چاند، تارے، یہ کہکشاں بے سود
مجھے بھی پاس بلاؤ بڑا اندھیرا ہے "(۳۵)

اُنہوں نے شاعری کا آغاز سنجیدہ کلام سے کیا مگر خاکی زندگی جیسی پھیکی اور نظم و ضبط کی پابند زندگی کے پیشِ نظر اُنہوں نے عسکری ماحول کو لطافت بخشنے کے لیے مزاحیہ شاعری شروع کی۔ اول اول جو اشعار لکھتے وہ یونٹ میں اپنے ہم جولی ساتھیوں کو سناتے تو ان کے دوست خوشی سے لوٹ پوٹ ہو جاتے۔ بعد ازاں وہ رسالہ "ہلال" کے مستقل قلمی معاون بن گئے۔ ان کے بیسیوں تحقیقی و تنقیدی مضامین اور نثری تخلیقات بھی "ہلال" میں پڑھنے کو مل جاتی ہیں۔ افضل تحسین ۱۹۷۳ کو پاک فوج سے بطورِ صوبیدار ریٹائرڈ ہوئے۔ ریٹائرمنٹ کے ۴ سال بعد آرمی پریس نے ان کی خدمات حاصل کیں۔ اس کے بعد ''ہلال'' میں بطورِ فیچر رائٹر کام شروع کیا اور شعر و سخن کا سلسلہ بھی چلتا رہا۔ آخری عمر میں بیماری اس قدر بڑھ گئی کہ وہ بول بھی نہیں سکتے تھے۔ افضل تحسین نے ۲۵ دسمبر ۱۹۹۱ کو وفات پائی۔

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

مزاحیہ تصنیف :

1- بیرک نامہ۔

تحسین اپنی زندگی میں گوشۂ گم نامی میں رہے اور ان کی کوئی کتاب تصنیفی صورت میں سامنے نہ آسکی۔ ۲۰۰۲ میں کیپٹن شاکر کنڈان نے ان کی مزاحیہ شاعری کو "بیرک نامہ" کے عنوان سے مرتب کر کے ادارہ فروغِ ادب سرگودھا سے شائع کیا۔ تحسین نے فوجی اصطلاحات، الفاظ اور کرداروں کو خوش رنگ پر عطا کر کے عسکری ماحول کی سنگلاخیت کو لطافت بخشی ہے جسے اُردو شاعری کی ایک نئی کروٹ سے تعبیر کیا جا سکتا ہے۔ افضل تحسین کی زبان پر گرفت نے ان کے ہاں عسکریت کو معاشرتی تشخص کے اظہار کا نمائندہ بنا دیا۔

12- صوبے دار شیخ غلام علی بلبل

منفرد لہجے کے شاعر صوبے دار شیخ غلام علی بلبل کی تاریخ پیدائش کے متعلق کیپٹن شاکر کنڈان کا کہنا ہے :

" شیخ غلام علی بلبل ۱۶ اپریل ۱۹۱۶ کو بانڈی پورہ ضلع سری نگر میں پیدا ہوئے۔"(۳۶)

اُنہوں نے ابتدائی تعلیم سری نگر سے حاصل کی۔ اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لیے سری پرتاب کالج سری نگر میں داخلہ لے لیا۔ ۱۹۳۷ میں بی اے کا امتحان اسی تعلیمی اِدارے سے پاس کرنے کے بعد لوئر ہائی سکول کارگل میں بطورِ سیکنڈ ہیڈ ماسٹر تعینات ہوئے۔ ۱۹۴۲ میں بی ٹی کے لیے حکومتِ کشمیر نے وظیفہ مقرر کیا اور اُنہیں ٹریننگ کالج جموں بھجوا دیا گیا۔ دورانِ تربیت ہی فوجی ملازمت اختیار کر لی اور بھرپور عسکری فرائض انجام دیتے ہوئے صوبے دار کی حیثیت سے یہ ملازمت مکمل کی۔ بلبل نے ۱۹۹۸ کو لندن میں وفات پائی۔

مزاحیہ تصنیف :

۱ -خندہ گل (شعری مجموعہ)

طنزیہ و مزاحیہ شاعری صوبے دار غلام علی بلبل کی شہرت کا سبب ہے۔ وہ شاعری میں بلبل تخلص استعمال کرتے تھے۔ ان کے شعری مجموعے کا نام "خندہ گل" ہے جسے ادارہ فروغِ اردو لاہور نے ۱۴ اگست ۱۹۸۷ کو شائع کیا۔ ان کی شعری نگارشات مزاح نگاری کی تمام تر خصوصیات اپنے دامن میں سمیٹے ہوئے ہے۔ ان کے ہاں فن اور زبان و بیان کی حسین و پختہ مثالیں ملتی ہیں۔ اُنہوں نے اپنے محسوسات کو عروضی سانچے میں ڈھال کر مزاحیہ آہنگ میں اس طرح پیش کر دیا کہ بے ساختہ داد دینے کو جی چاہتا ہے۔ بلبل کا شعری آہنگ سب سے جدا ہے۔

ان کی شاعرانہ عظمت اور انفرادیت کا اعتراف کیپٹن شاکر کنڈان نے یوں کیا ہے :

" یہ بلبل ایک مدت سے چہک رہا ہے کبھی اس شاخ پر کبھی اس ٹہنی پر، کبھی برما کے جنگلوں میں تو کبھی کشمیر کی وادیوں میں کبھی پاکستان میں پر خلوص دوستوں کے ساتھ تو کبھی انگلستان کے دلبروں کی محفل میں۔"(۳۷)

پاک فوج کے نثری مزاح نگاروں کی شگفتہ تخلیقات کا موضوعاتی مطالعہ

پاک فوج کے مزاح نگاروں کی تخلیقات اُردو ادب کے طنز و مزاح کے سرمائے میں نہایت اہمیت رکھتی ہیں۔ ان کی ادبی تحریروں کا موضوعاتی مطالعہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ ان شگفتہ نگاروں نے اپنی تحریروں میں فوجی زندگی کے مختلف پہلوؤں کو دلچسپ، شگفتہ اور دلکش انداز میں پیش کیا ہے۔ ان کی تحریریں نہ صرف قارئین کو ہنسنے کا موقع فراہم کرتی ہیں بلکہ فوجی زندگی کی مشکلات، مسائل اور ان کی روزمرہ زندگی کو بھی اجاگر کرتی ہیں۔ ان کے اطوار و موضوعات خاصے وسیع تر و زرخیز واقع ہوئے ہیں۔ طوالت کے خوف سے یہاں صرف ان موضوعات پر بات کی جائے گی جو عوامی مزاح نگاروں کے ہاں نہیں پائے جاتے۔

موضوعاتی جائزہ:

۱- فوجی تربیت اور کیمپ کی زندگی:

پاک فوج کے مزاح نگاروں نے اپنی نگارشات میں فوجی تربیت اور کیمپ کی زندگی کو ایک اہم موضوع بنایا۔ کرنل محمد خان کی کتاب "بجنگ آمد" اور کرنل اشفاق حسین کی کتاب "جنٹلمین بسم اللہ" اور "جنٹل مین الحمدللہ" فوجی کیڈٹس کی تربیت، ان کے ہلکے پھلکے واقعات اور افسران کی سختیوں کو مزاحیہ انداز میں پیش کرتی ہیں۔ تربیتی کیمپ کی سختیوں اور

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

دلچسپ واقعات کو ایسا رنگ دیا گیا ہے جو ایک طرف قارئینِ کرام کو محظوظ کرتا ہے تو دوسری جانب خاکی زندگی کے اس پہلو کو سمجھنے میں مدد دیتا ہے۔ کرنل اشفاق حسین کی کتاب "جنٹلمین بسم اللہ" میں سے پاکستان ملٹری اکیڈمی کاکول میں دورانِ تربیت "آداب فلم بنی" سے ایک اقتباس درج کیا جاتا ہے:

"سزا یہ تجویز ہوئی کہ آئندہ تین راتوں تک ہم ایف ایس ایم او پہن کر رات کے ڈھائی بجے ان کے کمرے کے باہر حاضری دیا کریں گے۔ یہ وقت کیڈٹ کیا ہر شخص کے لیے مدہوشیوں کا وقت ہوتا ہے۔ رات کے اس پہر آنکھ کھل جائے تو صبح پھر کروٹیں بدلتے ہی آتی ہے۔ ہم تین دنوں تک سوتے میں جاگتے اور جاگتے میں سوتے رہے۔ ڈھائی بجے اپنے کارپورل کے کمرے کے باہر کھڑے ایک دوسرے کا لباس چیک کیا کرتے۔ پھر دروازہ کھٹکھٹا کر انہیں اٹھایا کرتے۔ ان کے لیے بھی تو یہ سزا ہی تھی ہمارے کارپورل ہونے کی۔ اور یہ سب کچھ نتیجہ تھا ہمارا آداب فلم بنی کا۔"(۳۸)

۲- فوجی افسران اور سپاہیوں کی روزمرہ زندگی:

فوجی افسران اور جوانوں کی زندگی، ان کے معمولات اور باہمی تعلقات شگفتہ انداز میں بیان کیے گئے ہیں۔ کرنل محمد خان کی "بجنگ آمد"، کرنل اشفاق حسین کی "جنٹلمین الحمدللہ"، کرنل ضیاء شہزاد کی "ٹارگٹ ٹارگٹ ٹارگٹ" اور لیفٹیننٹ کرنل اسد محمود خان کی "کاکول پریڈ" اور "لاف ٹین" فوجی ثقافت کے مزاحیہ پہلوؤں پر مبنی ہیں۔ ان میں فوجی احکامات، غیر معمولی حالات اور جنگی مشقوں کو شگفتگی کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔

۳- فوجی زندگی کی سختیاں اور مشکلات:

ان تخلیقات کا ایک اہم موضوع فوجی زندگی کی سختیاں اور مشکلات ہیں، جنہیں ہلکے پھلکے انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ کرنل محمد خان اور کرنل اشفاق حسین نے جنگی حالات، کٹھن مشقوں اور غیر معمولی ذمہ داریوں کو طنز و مزاح کے ذریعے بیان کیا۔ یہ تخلیقات فوجی زندگی کی حقیقتوں کو ہنسی مذاق کے پردے میں ظاہر کرتی ہیں، تاکہ قارئین ان کے مسائل کو بہتر طور پر سمجھ سکیں۔ کرنل محمد خان کی کتاب "بجنگ آمد" سے ایک اقتباس بطورِ ذائقہ درج کیا جاتا ہے:

"ایک کپتان صاحب کا وقت سفر کبھی نہ بھولے گا۔ یہ حضرت شائبہ کے بانیوں میں سے تھے اور آپ نے تمام وقت اس چھوٹے سے دائرے میں گزار دیا جس کا مرکز کیمپ کا میس تھا۔ حضور کا ثقیل سا نام تھا جو چھوٹی "ی" پر ختم ہوتا تھا۔ مزاج میں رنگینی تھی اور اکثر اپنی شجاعت اور عشق کی داستانیں سنایا کرتے تھے۔۔۔۔۔۔۔ اچانک ایک دن آپ کو محاذ پر جانے کا اٹل سا حکم مل گیا، کیا بتائیں کہ اس مجاھد نے اس مہم سے بچنے کے لیے کیا کیا بہانے تراشے۔ آپ نے جملہ انگریز افسران کو باآوازِ بلند خبردار کیا کہ یاد رکھو! اگر ہمیں محاذ پر بھیج دیا، تو شائبہ ویران ہو جائے گا۔ ہندوستانی فوج کا مورال تباہ ہو جائے گا۔ پیچھے مراد آبادی کا WAR EFFORT برباد ہو جائے گا اور ادھر سلطنت برطانیہ کا مستقبل تاریک ہو جائے گا۔ دلائل بے شک وزنی تھے لیکن ظالموں نے ان کا وزن کرنے سے انکار کر دیا اور اس لاری پر سوار ہونا پڑا جو ایک صبح محاذ کو کمک لے کر جا رہی تھی۔ اس قیامت خیز ساعت میں آپ کی آنکھوں میں آنسو ڈبڈبا آئے جنہیں دیکھ کر شائبہ پر رقت طاری ہو گئی۔"(۳۹)

۴- معاشرتی اور سماجی پہلو:

پاک فوج کے مزاح نگاروں کی تخلیقات میں فوجی زندگی کے ساتھ ساتھ معاشرتی اور سماجی مسائل بھی موضوع بنتے ہیں۔ فوجیوں کے تعلقات، عوامی خدمات اور معاشرتی رویے ان تحریروں میں نمایاں ہیں۔ مثلاً:

"منہ اندھیرے ایئر پورٹ پہنچے تو دو مشاق طیارے رن وے پر کھڑے تھے۔ پائیلٹ جہازوں کی چیکنگ میں مصروف تھے۔ علیک سلیک کے ابتدائی مرحلے بھی طے نہیں ہوئے تھے کہ کور کمانڈر آ پہنچے۔ جب تک طیارے وہ طیارے میں بیٹھے، پروٹوکول افسر کرنل نثار نے جلدی جلدی ہمیں بتایا، "سکھر کے قریب دریائے سندھ کے ابتدائی حفاظتی پشتے ٹوٹ گئے ہیں۔ شہروں کے ڈوب جانے کا خطرہ ہے۔ فوج کو طلب کر لیا گیا ہے۔ آپ کور کمانڈر کے ساتھ جائیں گے۔ بیٹھیں جہاز میں." بریفنگ مکمل، احکام جاری۔ ایک نوجوان پائلٹ ہمارا منتظر تھا۔"(۴۰)

۵- انسانی نفسیات کی عکاسی:

فوجی افسران اور سپاہیوں کی نفسیاتی کیفیات، ان کی خواہشات، ڈر اور خوشیوں کو بھی مزاحیہ انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ کرنل محمد خان کی تحریریں انسانی نفسیات کو ہلکے پھلکے طنز کے ذریعے اجاگر کرتی ہیں، جیسے "بجنگ آمد" میں سپاہیوں کی بہادری اور ان کے اندرونی خوف کا ذکر کیا گیا ہے۔

۶- زبان و بیان اور طنز و مزاح کا منفرد انداز:

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

ان مزاح نگاروں کی تخلیقات کا ایک اہم موضوع ان کا زبان و بیان ہے، جو ظریفانہ، برجستہ اور سادہ ہونے کے ساتھ ساتھ قاری کو ہنسنے پر مجبور کر دیتا ہے۔ طنز و مزاح میں برجستہ جملے اور الفاظ کا انتخاب ان تخلیقات کو دلچسپ اور منفرد بناتا ہے۔

سانحہ مشرقی پاکستان کے متعلق صدیق سالک کا اندازِ تحریر ملاحظہ فرمائیں:

"ہم نے آبادی کے اس روز افزوں رجحان کو روکنے کے لیے تمام روائتی طریقے آزمائے لیکن اس کے آگے بند نہ باندھ سکے، بالآخر ۱۹۷۱ میں تنگ آکر اس کی آدھی آبادی یک مشت تفریق کر ڈالی اور برما کے قریب آدھا جغرافیہ، آدھی آبادی اور پوری قومی حمیت چھوڑ کر یہاں مقیم ہو گئے۔ ان کامیابیوں کا سہرا کس کے سر ہے؟ زبان نہ کھولیے اس میں کچھ پردہ نشینوں کے بھی نام آتے ہیں۔"(۴۱)

پاک فوج کے نثری مزاح نگاروں کی شگفتہ تخلیقات اُردو ادب میں ایک منفرد اور دلچسپ مقام رکھتی ہیں۔ ان کا موضوعاتی دائرہ فوجی زندگی کی تربیت، روزمرہ مسائل، انسانی نفسیات اور معاشرتی تعلقات تک پھیلا ہوا ہے۔ میجر جنرل شفیق الرحمن، کرنل محمد خان، کرنل اشفاق حسین اور دیگر عسکری مزاح نگاروں کی تحریریں قارئین کو ایک طرف ہنسی کا موقع فراہم کرتی ہیں تو دوسری جانب فوجی زندگی کے مختلف پہلوؤں کو بہتر طور پر سمجھنے کا ذریعہ بنتی ہیں۔ ان کا شگفتہ اسلوب اُردو طنز و ظرافت کے لیے ایک قیمتی سرمایہ ہے۔ با اعتبارِ موضوعات فوجی شگفتہ نگاروں نے اپنی تحریروں میں رنگا رنگ گلکاریاں کی ہیں۔ ان تحریروں میں موضوعاتی تنوع ہے جس نے عسکری، تہذیبی اور ادبی گوشوں کو اپنے دامن میں سمویا ہوا ہے۔ ان شگفتہ نگاروں کے موضوعات نے سرمایہ ادب میں ناقابل فراموش اضافے کیے ہیں۔

پاک فوج کے مزاحیہ شعراء نے اردو طنز و مزاح کے میدان میں کئی نئے موضوعات اور رجحانات کو فروغ دیا جو عوامی شعراء کے ہاں کم یا ناپید تھے۔ ان کے کلام میں فوجی زندگی کے مخصوص پہلوؤں، جنگی حالات اور فوجیوں کی روزمرہ مشکلات و مزاح کے موضوعات نمایاں ہیں۔ ذیل میں کچھ ایسے اہم موضوعات کا ذکر کیا گیا ہے:

1. فوجی زندگی کی مخصوص جھلکیاں:

پاک فوج کے شعراء نے فوجی زندگی کے منفرد تجربات کو طنزیہ اور مزاحیہ آہنگ میں نظم کیا جیسے پی ٹی اور پریڈ کے تجربات، فوجی کیمپ کی زندگی، سخت ٹریننگ اور مختلف فوجی کردار، وغیرہ۔ عام لوگوں کے لیے یہ پہلو نہایت دلچسپ اور منفرد ہیں، کیونکہ عام شعراء ان حالات کو اتنی گہرائی سے بیان نہیں کر سکتے۔

مثلاً لیفٹیننٹ کرنل خالد مہر اپنی نظم "ہائے کیڈٹ بے چارہ" میں کیڈٹ کے دکھڑے یوں سناتے ہیں:

کچھ کیڈٹ یوں بنے ہیں ڈاجراب پی ٹی کے ڈر سے
جیسے بچہ خوف کے مارے بھاگ آیا ہو گھر سے
سی ایم ایچ کا یارو بس اب آخری سہارا
ہائے کیڈٹ بے چارا(۴۲)

فوج میں عام کارکنوں کے متعلق شاید ہی کوئی کردار ایسا ہو جس پر شاعری تخلیق نہ ہوئی ہو۔ صوبے دار افضل تحسین "لانگری" کی خصلت کو شگفتہ آہنگ میں یوں پیش کرتے ہیں:

"ہر آشنا کو دیتا ہے چن چن کے بوٹیاں
اور اجنبی غریب کو گنتی کی روٹیاں
تالاب شوربے کا اور دو چار بوٹیاں
حق مانگیے تو دیتا ہے بھرپور دھمکیاں
اور خود کلیجی بھون کے کھاتا ہے لانگری" (۴۳)

ا۔ جنگی حالات میں مزاح:

جنگ کے سنجیدہ اور سخت حالات میں بھی ہلکے پھلکے طنز و مزاح کو شامل کرنا ایک خاص پہلو ہے۔ یہ موضوع عام مزاحیہ شاعری میں بہت کم ملتا ہے۔ عساکر شعراء ظریفانہ آہنگ میں جنگی ساز و سامان اور دیگر حالات کو مزاحیہ رنگ دیتے ہیں۔ سید ضمیر جعفری کا انداز ملاحظہ فرمائیں:

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

"اڑتے ہیں ہاتھوں میں لے کر جانوں کا نذرانہ بھی
اپنے وطن کی خاطر اپنا، جینا بھی، مر جانا بھی
دنیا بھر میں جگمگ جگمگ، چھب چھل بل طیاروں کی
جن کے شاہ پروں پر اترے چاندی چاند ستاروں کی
نیل گگن گھومیں روحیں، گونجیں محرم راز تیرے
پاک زمین اے خلد بریں، ہم شاہین وشہباز تیرے" (۴۴)

۳۔ رینکس اور عہدوں کا مزاحیہ بیان:

فوج میں رینکس اور عہدوں کی سخت درجہ بندی ہوتی ہے۔ فوجی شعراء ان تعلقات میں موجود مزاحیہ پہلوؤں کو اجاگر کرتے ہیں، جیسے جونئیر اور سینئر افسران کے تعلقات یا ان کے احکامات کا مذاق. صوبے دار افضل تحسین کا مخصوص آہنگ:

"آج سے میں ہوں کمانڈر، آپ ہیں زیرِ کمان
آج سے فوجی ڈسپلن ہوگا لاگو، مہربان
حکم میرا سننا ہو گا کھول کر دل اور کان
حکم کی تعمیل میں کوئی نہ سمجھے کسر شان (۴۵)

ایک اور انداز ملاحظہ فرمائیں:

"سرحدوں کی پاسبانی بھی رہے پیشِ نظر
اپنے گرد و پیش کی رکھیں بہر صورت، خبر
صاف ہوں ہتھیار سارے اور نشانہ کار گر
غیر کی خفیہ سکیمیں جانچیئے شام وسحر
مرغی ہمسائی کی جب گھس آئے سرحد پار سے
بچ کے وہ جائے نہ پائے سنتری کے وار سے" (۴۶)

۴ ساز و سامان اور فوجی اصطلاحات:

فوجی آلات، ساز و سامان، مخصوص اصطلاحات اور فوجی ثقافت کے لوازمات کا طنزیہ استعمال اُردو طنز و مزاح میں ایک نیا اضافہ ہے۔ ان موضوعات پر عام شاعری کم ہی نظر آتی ہے۔ لیفٹیننٹ کرنل فضل اکبر کمال فوجی ثقافت میں فیزیکل ایفیشنسی ٹیسٹ کے متعلق لکھتے ہیں:

"ادا کرنا ہے پی ٹی ٹیسٹ کا فرض
ہے جی ایچ کیو کا ساری فوج پہ قرض
لحد تک جس کی قسطیں ظالمانہ
برائے فوجیاں اک تازیانہ
سنیں جب نام اس کا بڑبڑائیں
سب اپنی جنگی چالیں بھول جائیں
برائے زندگی مرنا پڑے گا

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

یہ قرضہ تو ادا کرنا پڑے گا"(۴۷)

۵- ملی اور قومی طنز و مزاح:

عسکری شعراء نے اپنے کلام میں حب الوطنی کے جذبات کو بھی مزاحیہ انداز میں پیش کیا۔ یہ ایک انوکھا امتزاج ہے، جو قومی حمیت کے ساتھ ہلکے پھلکے طنز و مزاح کو جوڑتا ہے۔ سید ضمیر جعفری نے فوجی زندگی کی مشکلات کے ساتھ حب الوطنی کے جزبات کا یوں اظہار کیا ہے:

"ہم سپاہی ہیں وطن کے، نہ گھبرائیں گے
چاہے دال ہو نمکین یا روٹی پتلی ہو"(۴۸)

۶- بین الاقوامی تعلقات اور بدیسی ولایتوں کے موضوعات پر بھی فوجی شعراء نے طنز و مزاحیہ آہنگ میں اپنے جذبات و احساسات کو پیش کیا، جو عام مزاحیہ شاعری میں نسبتاً کم ملتے ہیں۔

صوبے دار غلام علی بلبل کا مترنم انداز لائقِ مطالعہ ہے:

"بنکاک کے پھولوں کی بلبل نے مہک سونگھی
گھومے گی مہک برسوں یہ ناک کی گلیوں میں" (۴۹)

۷- مشرقی و مغربی تہذیب کا ظریفانہ موازنہ:

پاک فوج کے شگفتہ شعرا نے مترنم آہنگ میں مشرقی اور مغربی تہذیب کا موازنہ بھی کیا ہے:

"آنکھ پتلی، بال نقلی، چست جامہ، مست چال
دلبردوں کے ہے یہی پہچان انگلستان میں
میں ولی سمجھوں گا اس انسان عالی ظرف کو
جس کا سالم رہ گیا ایمان انگلستان میں" (۵۰)

پاک فوج کے مزاحیہ شعراء جیسے بریگیڈیئر ایس ایس ہادی، لیفٹیننٹ کرنل خالد مہر، لیفٹیننٹ کرنل فضل اکبر کمال، صوبے دار افضل تحسین، صوبے دار غلام علی بلبل اور حوالدار افضل گوہر نے اس روایت کو نمایاں کیا۔ ان کی شعری نگارشات اُردو طنز و مزاح میں ایک اہم مقام رکھتی ہیں۔ ان شعراء نے اُردو ادب کو وہ نئے موضوعات دیے جو فوجی زندگی کی عکاسی کرتے ہیں اور عوام کے لیے نہ صرف دلچسپ بلکہ منفرد بھی ہیں۔ ان کا تخلیقی تجربہ اُردو طنز و مزاح کے دائرے کو وسعت دینے میں کامیاب رہا ہے۔

پاک فوج کے مزاح نگاروں کی ادبی تصانیف میں فکری اطوار:

پاک فوج کے مزاح نگاروں کی تخلیقات نہ صرف طنز و مزاح کی اعلیٰ مثالیں ہیں بلکہ ان میں گہری فکری جہات بھی موجود ہیں۔ ان ادبی تصانیف میں معاشرتی مسائل، انسانی نفسیات، زندگی کی حقیقتوں اور عساکرِ پاکستان کے چیلنجز واہداف کو شگفتگی کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔ ان مزاح نگاروں کی تحریریں جہاں قاری کو ہنسانے کا سبب بنتی ہیں وہیں ان کی فکری گہرائی اردو ادب میں ان کا منفرد مقام بھی بناتی ہے:

الف- پاک فوج کے مزاح نگاروں نے اپنی تحریروں میں انسانی جذبات اور نفسیات کی گہری عکاسی کی ہے۔ کرنل محمد خان کی تخلیقات جیسے "بجنگ آمد" اور "بسلامت روی" میں فوجیوں کے جذبات، خوف اور بہادری کو مزاحیہ انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ ان تحریروں میں یہ دکھایا گیا ہے کہ کس طرح مزاح اور خوش مزاجی سخت حالات میں انسان کو پر سکون رہنے میں مدد دیتی ہیں۔

ب- ان تخلیقات میں فوجی زندگی کے نظم وضبط اور پیشہ ورانہ اخلاقیات کو نمایاں جگہ دی گئی ہے۔ کرنل اشفاق حسین کی کتاب "جنٹل مین الحمدللہ" اور لیفٹیننٹ کرنل اسد محمود خان کی کتاب "کیپ تان" میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ فوجی افراد کس طرح سخت اصولوں کے تحت زندگی گزارتے ہیں، لیکن ان کے ہاں شگفتگی اور ہنسی مذاق کا پہلو ہمہ وقت زندہ رہتا ہے۔ یہ تحریریں قاری کو یہ پیغام دیتی ہیں کہ ذمہ داریوں کے بوجھ کے باوجود زندگی میں ہلکا پھلکا پن برقرار رکھنا ضروری ہے۔

ج- پاک فوج کے مزاح نگاروں نے طنز کو اصلاح کا ایک مؤثر ذریعہ بنایا ہے۔ بریگیڈیئر صدیق سالک، کرنل محمد خان، کرنل اشفاق حسین اور میجر سید ضمیر جعفری نے اپنی تحریروں میں سماجی اور معاشرتی رویوں پر گہرا طنز کیا ہے۔ ان کی تحریریں قارئین کو نہ صرف ہنساتی ہیں بلکہ ان کے ذریعے معاشرتی خرابیوں کی نشاندہی بھی کی جاتی ہے، جیسے بیوروکریسی کی نااہلی یا عوام کی غیر ذمہ داری۔

د- عسکری مزاح نگاروں کی تخلیقات میں معاشرتی مسائل کا ذکر بھی ملتا ہے۔ "بجنگ آمد"، "پریشر ککر" اور "جنٹل مین سبحان اللہ" میں معاشرتی ناانصافیوں اور طبقاتی فرق کو مزاحیہ پیرائے میں بیان کیا گیا ہے۔ ان تحریروں میں یہ دکھایا گیا ہے کہ فوجی بھی عام انسان ہیں جو انہی مسائل سے دوچار ہیں لیکن اپنی ذمہ داریوں اور حوصلے کے ساتھ ان کا سامنا کرتے ہیں۔

د- پاک فوج کے مزاح نگاروں کی تحریریں حب الوطنی کے جذبے سے سرشار ہیں۔ ان تصانیف میں یہ دکھایا گیا ہے کہ کس طرح مزاح اور ہنسی کے ذریعے فوجی اپنی ذمہ داریوں کو خوش دلی سے نبھاتے ہیں اور ملک کی خدمت کو اپنا اولین مقصد سمجھتے ہیں۔ کرنل اشفاق حسین اور میجر سید ضمیر جعفری کی تحریریں خاص طور پر فوجی جوانوں کے جذبات اور ان کی قربانیوں کو نمایاں کرتی ہیں۔

ر- پاک فوج کے مزاح نگاروں کی نگارشات کا سب سے نمایاں وصف یہ ہے کہ وہ ہلکے پھلکے اور شگفتہ انداز میں گہرے اور سنجیدہ پیغامات دیتے ہیں۔ ان کی تحریریں دکھاتی ہیں کہ زندگی کی سختیاں اور مشکلات بھی خوشگوار بنائی جاسکتی ہیں اگر انسان اپنی ذہنی حالت کو بہتر رکھے۔ یہ فکری پہلو قارئین کو زندگی کے مسائل سے نمٹنے کا حوصلہ دیتا ہے۔

مجموعی طور پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ پاک فوج کے مزاح نگاروں کی تخلیقات فکری اعتبار سے گہرائی اور وسعت رکھتی ہیں۔ ان کی تحریریں نہ صرف مزاح کا انمول خزانہ ہیں بلکہ زندگی، اخلاقیات، حب الوطنی اور انسانی رویوں پر گہرے اثرات مرتب کرتی ہیں۔ میجر جنرل شفیق الرحمن، بریگیڈیئر صدیق سالک، کرنل محمد خان، کرنل اشفاق حسین، میجر سید ضمیر جعفری اور دیگر مزاح نگاروں کی تصانیف اُردو ادب میں طنز و مزاح کے ساتھ فکری اطوار کی اعلیٰ مثالیں ہیں۔ یہ تحریریں نہ صرف قاری کو ہنسنے پر مجبور کرتی ہیں بلکہ اسے زندگی کے مسائل اور انسانی رویوں کے بارے میں ایک نیا زاویہ نظر بھی فراہم کرتی ہیں۔

حاصل کلام

پاک فوج کے ادبی منظر نامے میں کئی مزاح نگاروں نے اپنے تخلیقی تجربے سے ادب میں شگفتگی اور بھرپور زندگی کا رس بھرا۔ ان شگفتہ نگاروں نے نہ صرف مزاح کے ذریعے قارئین کو محظوظ کیا بلکہ فوجی زندگی کے پہلوؤں کو بھی دلچسپ اور ہلکے پھلکے انداز میں پیش کیا۔ ان کی تخلیقات میں طنز و ظرافت کے ساتھ ساتھ سنجیدہ مسائل کی عکاسی بھی ملتی ہے۔ ان مزاح نگاروں نے فوجی زندگی کی سختیوں، مشکلات اور نظم و ضبط کو ہلکے پھلکے انداز میں بیان کیا ہے۔ ان کا طنز و مزاح قارئین کو ہنساتا بھی ہے اور سوچنے پر بھی مجبور کرتا ہے۔ ان تخلیقات میں زبان عام فہم، برجستہ اور دل کو چھونے والی ہوتی ہے جو قارئین کو فوراً اپنی طرف متوجہ کرتی ہے۔ ان شگفتہ نگاروں نے فوجی افسران اور سپاہیوں کی شخصیتوں کو ایسے رنگ میں پیش کیا جو نہایت دلچسپ اور قابل یادگار ہیں۔ طنز و مزاح کے ذریعے ان تخلیقات میں اصلاح کا پہلو بھی شامل ہے، خاص طور پر فوج کی زندگی کے تناظر میں نظم و ضبط اور ذمہ داریوں کو اجاگر کیا گیا ہے۔ ان مزاح نگاروں کی نگارشات میں فوجی زندگی کے ساتھ ساتھ معاشرتی مسائل کا ذکر بھی موجود ہے، جسے مزاحیہ انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ مجموعی طور پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ

پاک فوج کے مزاح نگاروں کی شگفتہ تخلیقات نے اردو ادب میں ایک منفرد مقام بنایا۔ میجر جنرل شفیق الرحمن، بریگیڈیئر صدیق سالک، کرنل محمد خان، کرنل اشفاق حسین اور میجر سید ضمیر جعفری جیسے ادیبوں نے ثابت کیا کہ طنز و مزاح محض ہنسنے کا ذریعہ نہیں بلکہ ایک موثر انداز میں زندگی کے پیچیدہ پہلوؤں کو سمجھنے اور پیش کرنے کا ذریعہ بھی ہے۔ ان کی تخلیقات ادب کے میدان میں ایک قیمتی سرمایہ ہیں۔ اُردو ادب کے مزاحیہ رجحانات سے دلچسپی رکھنے والے قارئینِ کرام یہ باآسانی سمجھ سکتے ہیں کہ اگر اُردو کے مزاحیہ ادب میں سے عسکری مزاح نگاروں کا تخلیقی ادب منہا کردیا جائے تو اُردو کا مزاحیہ ادب بالکل تہی دامن رہ جائے گا۔

حوالہ جات

۱- محمد شفیق، مضمون، "پاک فوج کی ادبی خدمات"، مشمولہ "نگران"، لاہور: پاکستان رینجرز پنجاب، ۲۰۱۸، ص ۱۹
۲- رشید احمد صدیقی، "طنزیات و مضحکات"، دہلی: مکتبہ جامعہ دہلی، ۱۹۷۳، ص ۳۴
۳- شفیق الرحمن، میجر جنرل، "حماقتیں"، لاہور: غالب پبلشرز، ۱۹۸۶

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

۴- صدیق سالک، "سلوٹ"، راولپنڈی: مکتبہ سرمد، ۱۹۹۷ء، ص، ۲۷۴
۵- محمد خان، "بجنگ آمد"، اسلام آباد: جنگ پبلشرز، ۲۰۰۶، ص، ۲۵
۶- حسن اختر کیانی، "ایک شعر، ایک سپاہی"، راولپنڈی: دوست پبلی کیشنز، ۱۹۹۴، ص، ۸۲
۷- خالد مصطفی، کرنل، "وفیاتِ اہلِ قلم عساکرِ پاکستان"، لاہور: فکشن ہاؤس، ۲۰۱۴، ص، ۱۷
۸- بحوالہ فریحہ نگہت، "بری فوج کے مزاح نگار"، مقالہ ایم اے اردو مملوکہ، اورینٹل کالج پنجاب یونیورسٹی لاہور، ۱۹۹۲، ص، ۹۸
۹- عنایت الرحمن صدیقی، بریگیڈیئر، "اربابِ سیف و قلم"، ص، ۱۳۹
۱۰- صدیق سالک کا انٹرویو، مشمولہ "سیلف میڈ لوگ"، مقبول جلیس، کراچی: فضلی سنز، ۱۹۹۲ء ص، ۱۹
۱۱- بحوالہ فریحہ نگہت، "بری فوج کے مزاح نگار"، ص، ۱۱۳
۱۲- بحوالہ ڈاکٹر طاہرہ سرور، "عساکرِ پاکستان کی ادبی خدمات ـــــ اُردو نثر میں"، ص، ۲۷۹
۱۳- فریحہ نگہت، "بری فوج کے مزاح نگار"، ص ص، ۱۶۹
۱۴- شاکر کنڈان، کیپٹن، "اُردو ادب اور عساکرِ پاکستان"، جلد اول، سرگودھا: ادارہ فروغِ ادب، ۱۹۹۷، ص، ۴۶
۱۵- بحوالہ فریحہ نگہت، "بری فوج کے مزاح نگار"، ص، ۱۷۰
۱۶- شاکر کنڈان، کیپٹن، "اُردو ادب اور عساکرِ پاکستان"، جلد اول، ص، ۴۶
۱۷- ایضاً۔
۱۸- خالد مصطفی، کرنل، "وفیاتِ اہلِ قلم عساکرِ پاکستان"، ص، ۱۳۴
۱۹- عنائت الرحمن صدیقی، بریگیڈیئر، "اربابِ سیف و قلم"، ص، ۲۴۶
۲۰- ضمیر نفیس، مضمون نئی کتاب، "جنٹلمین بسم اللہ" لاہور، روزنامہ نوائے وقت، ۷ مئی 1989
۲۱- بحوالہ ڈاکٹر محمد شفیق، "پاک فوج کے رسائل و جرائد"، مقالہ پی ایچ ڈی، لاہور: مملوکہ لاہور گیریژن یونیورسٹی، ۲۰۲۲، ص، ۱۷۳
۲۲- عنایت الرحمن صدیقی، بریگیڈیئر، "اربابِ سیف و قلم"، ص ۱۰۰
۲۳- خالد مصطفی، کرنل، "اربابِ سیف و قلم"، ص، ۱۳۸
۲۴- ایضاً۔
۲۵- طاہرہ سرور، ڈاکٹر، "عساکرِ پاکستان کی ادبی خدمات ـــــ اُردو نثر میں"، ص، ۴۷۰
۲۶- ایضاً، ص، ۱۷۴
۲۷- فریحہ نگہت، "بری فوج کے مزاح نگار"، ص، ۱۸۲
۲۸- خالد مصطفی، کرنل، "وفیاتِ اہلِ قلم عساکرِ پاکستان"، ص، ۱۸۴
۲۹- عنایت الرحمٰن صدیقی، بریگیڈیئر، "اربابِ سیف و قلم"، ص، ۱۷
۳۰- شفیق الرحمن، میجر جنرل، تبصرہ، ضمیریات "از ضمیر جعفری، ص، ۲
۳۱- محمد خان، کرنل، تبصرہ، "کتابی چہرے" از ضمیر جعفری، راولپنڈی: نیرنگ خیال پبلی کیشنز، بیک ٹائیٹل۔
۳۲- شاکر کنڈان، کیپٹن، "اُردو ادب اور عساکرِ پاکستان"، ص، ۱۸۶
۳۳- ایضاً، ص، ۱۸۷
۳۴- شاکر کنڈان، کیپٹن، "اُردو ادب اور عساکرِ پاکستان" جلد اول، ص، ۲۸۲

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

۳۵- افضل تحسین، صوبے دار، "بیرک نامہ"، مرتبہ کیپٹن شاکر کنڈان، سرگودھا: ادارہ فروغِ ادب، ۲۰۰۲، ص، ۴

۳۶- شاکر کنڈان، کیپٹن، "اُردو ادب اور عساکرِ پاکستان"، جلد اول، ص، ۲۸۲

۳۷- شاکر کنڈان، کیپٹن، "اُردو ادب اور عساکرِ پاکستان" جلد اول، ص، ۲۸۲

۳۸- اشفاق حسین، کرنل، "جنٹلمین بسم اللہ" لاہور: ادارہ مطبوعات سلیمانی، ۲۰۱۶، ص، ۱۱۱

۳۹- محمد خان، کرنل، "بجنگ آمد"، ص، ٦٦

۴۰- اشفاق حسین، کرنل، "جنٹلمین سبحان اللہ"، لاہور: ادارہ مطبوعات سلیمانی، ۲۰۱۴، ص، ۱۲۷

۴۱- صدیق سالک، بریگیڈیئر، "تادم تحریر"، لاہور: الفیصل ناشران وتاجران کتب، ۱۹۹۷، ص، ۱۴

۴۲- خالد خان مہر، لیفٹیننٹ کرنل، "ہلال" دسمبر ۱۹۹۴، ص، ۴۲

۴۳- افضل تحسین، صوبے دار، "بیرک نامہ"، مرتبہ شاکر کنڈان، سرگودھا: ادارہ فروغِ ادب، ۲۰۰۴، ص، ۵۰

۴۴- ضمیر جعفری، ایضاً، ص، ۲۷

۴۵- بحوالہ محمد شفیق، "پاک فوج کے رسائل و جرائد"، ص، ۳۵۴

۴٦- ایضاً

۴۷- ایضاً، ص، ۳۳۵

۴۸- ضمیر جعفری، میجر، "گل بے خار"، ص، ۴۳

۴۹- شیخ غلام علی بلبل، صوبے دار، "خندہ گل"، ص، ۱۰۰

۵۰- ایضاً، ص،